[illegible]

[illegible]

[illegible]

5097

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی خلق کل دابۃ من ماء وھو رب العالمین وجعل میاہ الانہار والابحار
والآبار طاہرا مطہرا للمؤمنین وشرف الزمزم علی سائر الآبار واتی بماء معین
وکرم بنی آدم علی سائر المخلوقات وجعلہ من ماء مھین والصلوۃ والسلام علی من فضل
باعطاء حوض الکوثر من بین النبیین والمرسلین وعلی آلہ الطیبین واصحابہ الطاہرین
وعلی تابعیہم وتبعہم اجمعین خصوصا علی الائمۃ المجتہدین ومشایخنا الکاملین الی یوم
الدین بعد اسکے کہتا ہے بندہ بدرگاہ احد خادم العلماء والاولیاء علی محمد غفر اللہ الصمد لکھنؤ وطن دار العلم فرنگی محل مسکن مقلد مذہب حنفی
وابستہ سلسلۂ قادری وچشتی ابن ابر درر منقول ومعقول بحر زخار فروع واصول غواص محیط تحقیق آشنای لجۂ تدقیق تاج الکملا
خاتم الفقہا آبیار ریاض ملت ودین مولانا ومقتدانا واستاذنا مولوی محمد معین ابن عمدۃ الاتقیا زبدۃ الاصفیا دریا
ناپیدا کنار علم وحکمت سحاب گوہر بار ہدایت وافاضت قدوۃ المفسرین سند المحدثین وارث الانبیاء والمرسلین آیۃ
اللہ فی العالمین مرشدنا ومولانا محمد مبین اسکنہما اللہ فی اعلی علیین ورزقہم شفاعۃ سید المرسلین کہ مسائل پانیکے دریافت
کی حاجت اکثر ہے اور لوگونکو اوس سے آگہی کمتر ہے طاہر نجس کو نہین پہچانتے جائز ممنوع نہین جانتے ہر چند فقہ کی کتابون
سے ظاہر ہے لیکن فہم عوام اونکی ادراک سے قاصر ہے اسواسطے اردو مین یہ رسالہ لکھا قطرہ قطرہ جمع کرکے چشمۂ فیض اوسکا نام
رکھا فارسی مین تاریخ کہی کہ یادگار ہے سال تالیف کا شمار ہے ع چو شد جمع مجموعہ از فیض حق + کہ نازل کند آب باران بما
پی سال تالیف و ترتیب آن + رقم ساختم چشمۂ فیض ما + تحریر تفصیل ابواب چشمون پر تقسیم فصول ہے معتبر
کتابون سے منقول ہے مقدمے سے آغاز کلام ہے خاتمے پر اختتام ہے بیان مین بہت آسانی رکھی تا مبتدی
ہندیون کی چندی کی تکرار الفاظ سے وسواس نہین کیا اختصار عبارت کا پاس نہین کیا کہنے تکلف ہر ایک

کی سمجھ مین آئے جو بات کہ اوس سے فائدہ اوٹھائے متفرق یہ سب مسائل تو کتابون مین منتعین سے
نہایت جزئیات ایک جگہ کہین نہ ملتے الٰہی تیری بارگاہ مین قبول ہو کہ یہ رات دن کی محنت وصول
ہو اب آپ اون کتابون کے نام سنیے جنسے انتخاب کیا ہے جا بجا انضمام کر کے مجموعہ ترتیب دیا ہے تفسیر
بیضاوی + تفسیر معالم التنزیل + تفسیر مدارک + تفسیر کشاف + تفسیر خازن + موضح قرآن + جامع ترمذی
سنن ابن ماجہ + مشکوٰۃ شریف + لمعات التنقیح + اشعۃ اللمعات + ہدایہ + کفایہ + عنایہ + بنایہ + فتح القدیر
غایۃ البیان + مختصر وقایہ + شرح وقایہ + کشف الوقایہ + کمال الدرایہ + ابو المکارم + برجندی + حاشیۃ چلپی
حاشیہ ملا عصام الدین + شرح مختصر وقایہ مولانا فخر الدین + کنز الدقائق + بحر الرائق + نہر الفائق +
زیلعی + جامع الرموز + معدن شرح کنز + عینی شرح کنز + مضمرات شرح قدوری + کافی شرح وافی
طحطاوی + منیۃ المصلی + غنیۃ المستملی + الیاس شرح منیۃ المصلی + برہان شرح مواہب الرحمن + جامع صغیر
ارکان اربعہ + نور الایضاح للشرنبلالی + منتخب الایضاح مشہور بچار مذہبی + سراج المنیر + خزانۃ الروایات
مطالب المومنین + تحفۃ الفقہا + صلوٰۃ مسعودی + رسائل زینیہ + فتاوی قاضیخان + فتاوی عالمگیریہ
مختار الفتاوی + فتاوی قنیہ + فتاوی سراجیہ + فتاوی حمادیہ + فتاوی کافوریہ + فتاوی تاتارخانیہ +
فتاوی بزازیہ + خلاصۃ الفتاوی + ان سب کا چھانٹنا ایسا آسان نہین یہ دین کی باتین ہین داستان نہین
عرق ریزی جانفشانی کی ہے راتون کو پلک سے پلک نہین لگی ہے امید کہ مفید انام ہو خلق مین نفع
اسکا عام ہو مستفیضون سے طلبکار دعا ہون آگے مطلب شروع کرتا ہون اچھا نا اگر کہین خطا پائین
دامن عفو سے چھپائین اللہ سے بہرحال اعانت چاہیے اوسی طرف سے ہدایت چاہیے هُوَ حَسْبِي
وَنِعْمَ الْوَكِيلُ نِعْمَ الْمَوْلَى وَنِعْمَ النَّصِيرُ مقدمہ اللہ تعالی نے فرمایا اَلْمَالُ وَالْبَنُونَ زِينَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا
وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرٌ أَمَلًا مال اور بیٹے رونق ہین دنیا کے جیتے اور رہنے والی نیکیون
بہتر تیرے رب کے ہان بدلا اور بہتر ہے توقع اور بعض مفسرین نے باقیات صالحات کی یہ تفسیر کی ہے هِيَ الْأَعْمَالُ
الْخَيْرُ الَّتِي تَبْقَى لَهُ ثَمَرَاتُهَا أَبَدَ الْآبَادِ انتہی یعنی وہ اچھے کام ہین کہ باقی رہین اونکے کرنیوالے کے واسطے فائدے
ہمیشہ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَبْعٌ يَجْرِي لِلْعَبْدِ أَجْرُهُنَّ وَهُوَ فِي قَبْرِهِ بَعْدَ مَوْتِهِ مَنْ عَلَّمَ عِلْمًا
أَوْ أَجْرَى نَهَرًا أَوْ حَفَرَ بِئْرًا أَوْ بَنَى مَسْجِدًا أَوْ وَرَّثَ مُصْحَفًا أَوْ تَرَكَ وَلَدًا يَسْتَغْفِرُ لَهُ بَعْدَ مَوْتِهِ أَوْ غَرَسَ نَخْلًا
حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سات چیزین ہین جاری رہتا ہے بندے کے واسطے اونکا ثواب حالانکہ بندہ قبر مین
ہے بعد مرنے کے ایک تعلیم علم دینی دوسرے نہر جاری کرنا تیسرے کنوان کھدوانا چوتھے مسجد بنانا پانچوین قرآن
[illegible] جانا یا کسیکو دے جانا چھٹے اولاد صالح چھوڑنا کہ طلب مغفرت کرے اوسکے واسطے ساتوین درخت لگانا

بحر اول پانی جاری ہونے کے بیان میں پہلا چشمہ پانی کی کیفیت کے بیان میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے
وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ اور وہی ہے جسنے بنائے آسمان
اور زمین چھ دن میں اور تھا تخت اوسکا پانی پر تھا فرمایا کعب الاحبار نے کہ پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے یاقوت سبز اوسکی
طرف نظر ہیبت سے دیکھا وہ پانی ہو گیا پھر ہوا کو پیدا کیا اور پانی کو ہوا پر ٹھہرایا پھر عرش کو پانی پر رکھا اور روایت
سدی ابن عباس اور اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے منقول ہے کہ پہلے پیدایش آسمان اور زمین سے دو چیزیں موجود
تھیں عرش اور پانی جسوقت ارادہ الٰہی متعلق ہوا کہ زمین و آسمان پیدا کرے پانی سے دھواں اوٹھایا
اوس سے آسمان اور زمین پیدا کی تفصیل اسکی تفسیروں میں مذکور ہے بسبب طول نہ لکھے اور مراد عرش کے پانی پر
ہونے سے یہ ہے کہ کوئی حائل ان دونوں کے درمیان میں نہ تھا نہ یہ کہ عرش پانی پر تھا اور مراد پانی سے دریا
کا پانی نہیں ہے بلکہ یہ وہ پانی ہے جو عرش کے نیچے تھا اور یہ بھی احتمال ہے کہ مراد پانی سے دریا کا پانی ہو واسطے کہ
حاملان عرش دریا میں ہیں اور بعض نے کہا ہے کہ عرش کا پانی پر ہونا کنایہ ہے قدرت الٰہی سے وعن ابی ہریرۃ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ أَرْبَعُونَ قَالُوا يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَرْبَعُونَ
يَوْمًا قَالَ أَبَيْتُ قَالُوا أَرْبَعُونَ شَهْرًا قَالَ أَبَيْتُ قَالُوا أَرْبَعُونَ سَنَةً قَالَ أَبَيْتُ ثُمَّ يُنْزِلُ اللّٰهُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً
فَيَنْبُتُونَ كَمَا يَنْبُتُ الْبَقْلُ قَالَ وَلَيْسَ مِنَ الْإِنْسَانِ شَيْءٌ لَا يَبْلَى إِلَّا عَظْمًا وَاحِدًا وَهُوَ عَجْبُ الذَّنَبِ وَمِنْهُ
يُرَكَّبُ الْخَلْقُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ دو نفخہ دونوں نفخوں میں چالیس کا ہے صحابہ نے پوچھا اسے ابا ہریرہ چالیس روز کا فاصلہ ہے فرمایا اوسکے
جزم سے انکار کی صحابہ نے کہا چالیس مہینے کا ہے مہینے اوسکے یقین سے انکار کی صحابہ نے کہا چالیس برس کا ہے
میں نے کہا یہ بھی نہیں کہہ سکتا ہوں پھر اللہ تعالیٰ آسمان سے پانی برسائیگا پھر پیدا ہونگے آدمی اور جاندار چیزیں
جسطرح سبزہ اور گھانس زمین سے اوگتی ہے کہا کہ اور کوئی چیز انسان کی ایسی نہیں کہ بوسیدہ نہو مگر ایک ہڈی
ریڑہ کی اور اوسی سے قیامت کے دن انسان پیدا کیا جائیگا اور بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ قیامت کے دن مثل شبنم
کے پانی برسیگا اوس سے حق تعالیٰ مردے زندہ کریگا فرمایا حق سبحانہ تعالیٰ وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً بِقَدَرٍ فَأَسْكَنَّاهُ
فِي الْأَرْضِ اور اوتارا ہمنے آسمان سے پانی ماپ کر اور اوسکو ٹھہرایا زمین پر بعض مفسرین اسکی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ
وہ پانچ نہریں ہیں سیحون نہر ہند جیحون نہر بلخ دجلہ و فرات نہریں عراق نیل نہر مصر اللہ تعالیٰ نے
انہیں پانچوں نہروں کو ایک نہر سے نہروں جنت سے زمین پر لا کے پہاڑوں میں سپرد کیا اور پھر پہاڑوں سے تمام
روئے زمین پر دریا جاری کیے لوگوں کے نفع کے واسطے اور ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَابَّةٍ
مِنْ مَاءٍ اور اللہ تعالیٰ نے بنایا ہر پھرنے والا ایک پانی سے بعض مفسرین نے اسکی تفسیر میں لکھا ہے کہ پہلے

اللہ نے پانی پیدا کیا پھر پانی سے آگ اور ہوا اور مٹی پیدا کی پھر آگ سے جنات اور ہوا سے فرشتے اور مٹی سے
آدم وحیوانات زمین کے پیدا کیے اور بعض مفسرین فرماتے ہین کہ اصل شیرین پانی کی سنگ بیت المقدس سے ہے
دوسرا چشمہ پانی جاری کی تعریف مین بعض نے کہا جاری اوسے کہتے ہین جو کہ تنکے کو بہا لیجاے بعض نے
کہا جاری وہ ہے کہ عرض مین ہاتھ رکھنے سے اوسکا بہنا بند نہ ہو جاے بعض نے کہا جاری وہ ہے
کہ بہا لیجاے کسی چیز کو اگرچہ تھوڑی ہو بعض نے کہا جاری وہ ہے جسکے ساتھ مٹی اور پتے بہجائین اور امام
ابی یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک جاری وہ ہے کہ زمین ہاتھ ڈبونے سے نہ کہلجاے اور بعض نے
کہا جاری وہ ہے کہ بہا لیجاے نجاست دوسری مرتبہ ہاتھ ڈبونیکے پہلے یعنی جسکا استعمال مکرر نہوا اور بعض نے
کہا جاری وہ ہے کہ جسکو لوگ جاری شمار کرین یہی قول صحیح ہے اسی پر فتوی ہے تیسرا چشمہ برسات کے
پانی کے بیان مین مسئلہ جس پانی سے پاکی حاصل ہوتی ہے وہ سات پانی ہین مینہ کا پانی دریا کا پانی نہر کا
پانی کنوین کا پانی برف کا پانی اولے کا پانی چشمے کا پانی طہارت آب مطلق سے جائز ہے جیسے مینہ
اور بحر او دریا اور حوض کا پانی نہ آب مقید سے جیسے گلاب و آب فواکہ و آب بقول اور جائز ہے
اوس پانی سے جو مخلوط ہو شے طاہر سے اگر تھوڑی مخالطت ہو اور پانی کا نام ورقت باقی ہو مسئلہ
چھت پر نجاست ہے اور پانی برسا اور پرنالہ بہا اگر نجاست پرنالے کے نزدیک ہے اور نصف یا زیادہ پانی
نجاست سے ملا ہوا پرنالے سے گرتا ہے تو ناپاک ہے ورنہ پاک ہے مسئلہ چھت پر نجاست کئی جگہہ ہے مگر پرنالے
کے قریب نہین ہے اور پانی برسا اور بہا نجس نہوگا اوسکا حکم آب جاری کا ہے مسئلہ برف اور برسات کا پانی گلیون
مین جاری ہے اگر رنگین نہین ہے تو وضو جائز ہے بیکراہت اور اگر اوسمین نجاست ملی ہے لیکن پانی غالب
ہے تو وضو جائز ہے مگر کراہت سے خالی نہین مسئلہ برسات کا پانی جب تک ٹپکتا ہے اوسکا حکم جاری کا ہے
اگر چھت پر نجاست پڑی ہے اوس سے ملکے پانی بہا پھر کپڑے پر ٹپکا نجس نہ کریگا جب تک نجاست پانی کو متغیر
نکرے مسئلہ چھت مین سوراخ و نجاست ہے اور پانی برسا اور بہا اور کپڑے پر ٹپکا صحیح یہ ہے کہ اگر
بعد اسکے مینہ نہ تھا تو جو سوراخ سے ٹپکا ہے پاک ہے جبتک متغیر نہوا اور جب برسنا موقوف ہو جاے اور پھر سوراخ سے
کوئی چیز بہے یا ٹپکے نجس ہے مشائخ متاخرین نے کہا یہی مختار ہے مسئلہ جنب باران شدید مین ننگا کھڑا ہے
بعد کلی کرنے اور ناک مین پانی ڈالنے کے اوسکے سب اعضا دہو گئے تو وہ پاک ہوگا اسلیے کہ وہ پانی جاری
ہے مسئلہ برسات کے پانی سے نہر جاری ہوئی اور اوسمین گلیون اور چھتون سے پانی بہکے جاتا ہے
لیکن نہر کا پانی اوس پر غالب ہے تو وضو کرنیکا کچھہ مضائقہ نہین اور بعض نے لکھا ہے کہ برسات کا پانی جو گلیون سے
بہکے نہر مین جاتا ہے اور گلیون مین نجاست ہوتی ہے اور نہر مین اسکے سوا اور پانی نہین ہے تو اس سے بھی نہو گا

کچھ مضائقہ نہین جب تک کوئی اثر نجاست کا نہ دیکھے **چوتھا تحت پانی جاری اور دریا اور نہر کے بیان مین**

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ سَئَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَرْکَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِیْلَ مِنَ الْمَاءِ فَاِنْ تَوَضَّأْنَا بِهٖ عَطِشْنَا اَفَنَتَوَضَّأُ بِمَاءِ الْبَحْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الطَّهُوْرُ مَاءُهٗ وَالْحِلُّ مَیْتَتُهٗ ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا اونہون نے کہ پوچھا کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

پس کہا یا رسول اللہ ہم سوار ہوتے ہین دریا مین اور اپنے ساتھ لادتے ہین تھوڑا سا پانی پھر اگر وضو کرین ہم اوس سے تو پیاسے رہین کیا پھر وضو کر لیا کرین دریا کے پانی سے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پاک کرنیوالا ہے اوسکا پانی حلال ہے اوسکی مچھلی **مسئلہ** پانی جاری ناپاک نہین ہوتا ہے جبتک اوسکا رنگ یا بو یا مزا پانی سے بدل نجاے اسپر فتوی ہے ایسا اوس پانی مین ہوتا ہے جو قلیل ہو اور آہستہ آہستہ بہتا ہو **مسئلہ** پانی جاری مین وہ ناپاکی پڑی ہو جو دکھائی نہین دیتی مثل پیشاب کے نجس نہوگا جبتک مزا یا رنگ یا بو بدل نجاے اور اگر دکھائی دیتی ہے مانند مردار اور نجاست غلیظہ کے اور نہر بڑی ہے تو جہان مردار پڑا ہے اوسکے بہاو کیطرف وضو نکرے دوسری طرف وضو کرے اور اگر نہر چھوٹی ہے اور مردار سے ملا ہوا پانی بہت ہے تو ناپاک ہے اور اگر تھوڑا ہے تو پاک ہے اور اگر نصف ہے تو وضو جائز ہیگا اور احوط یہ ہے کہ وضو نہ کرے **مسئلہ** جب نہر مین پانی آنیکی جگہ بند ہوجاے متغیر نہوگا حکم جریان کا وضو کر اوس کے جاری مین **مسئلہ** لوگ صفین باندھے کنارے نہر کے وضو کرتے ہین وضو جائز ہے یہی صحیح ہے **مسئلہ** نہر کے اندر سب مین نجس ہے اور اوسپر پانی جاری ہوا اگر پانی اسقدر ہے کہ زمین نہین دکھائی دیتی تو ناپاک نہوگا **مسئلہ** پانی جاری تھوڑا ہو یا بہت کسی نے چاہا کہ وضو کرے افضل یہ ہے کہ ہر بار اوسطرف سے لے جیدہر سے پانی آتا ہے اور اگر لیا اودہر سے جدہر کو پانی بہتا ہے بہت پانی مین جائز ہے اور تھوڑے پانی مین لائق ہے کہ اس انداز سے وضو کرے کہ دوبارہ پانی لینے تک آب مستعمل بہجاے یہ جب ہے کہ پانی تیز نہ بہتا ہو اور جب پانی تیز بہتا ہو تو سب طرح وضو جائز ہے اور مشائخ بخارا نے وسعت دی اور جائز رکہا وضو کو سب طرح جب پانی بہتا ہو عموم بلوے کے واسطے **مسئلہ** ایک برتن شراب کا دریا مین ٹوٹ گیا اور کسی نے وضو کیا اوس جانب مین جدہر پانی بہتا ہے جبتک بو یا رنگ یا مزا شراب کا پانی مین نہ پاے وضو جائز ہے **مسئلہ** مرے ہوے کتے سے نہر کا عرض بند ہو گیا اور کتے کے اوپر سے پانی جاری ہوا اگر وہ پانی جو کتے سے ملکے آتا ہے کم ہے اوس پانی سے جو کتے سے اوپر آتا ہے تو بہاو کے جانب وضو جائز ہے ورنہ نہین جائز ہے اور بعض نے کہا اگر مرے ہوے کتے سے عرض نہر کا بند ہوا اور اوسکے اوپر اور نیچے سے پانی جاری ہے اوسکے بہاو مین وضو کا کچھ مضائقہ نہین جبتک بو یا رنگ یا مزا متغیر نہو اسی پر فتوی ہے **مسئلہ** ایک شخص پرنالے کے نیچے بیٹھا اور دوسرے سے کہا کہ پرنالے سے پاک پانی بہاؤ ہے اوسنے بہایا اوپر پرنالے سے پانی نیچے گرنے لگا ایک طرف یہ وضو کرتا ہے اور دوسرے

[illegible]

پانی ایک مقام تنگ سے پہنچے جو دہ دردہ سے کم ہے اور اوسمین نجاست پڑی پھر پھیلا اور دہ دردہ ہوا تو بس
ہے اعتبار نجاست پڑنے کے وقت کا ہے **مسئلہ** پانی دہ دردہ ہے تو نجاست پڑنے سے نجس نہوگا جبتک
متغیر نہو اوس سے وضو وغسل جائز ہے اور عمق کا اعتبار نہین ہے **مسئلہ** کسی نے تالاب مین جنابت کا غسل کیا
اور اوسکے بدن پر نجاست ظاہر ہے تو صاحبین رحمہما اللہ کے نزدیک اس مقام پر وضو جائز نہین ہے اور اگر
نجاست ظاہر نہین ہے تو جائز ہے اسپر فتوی ہے واسطے ضرورت کے **مسئلہ** حوض مین وضو کیا اور نجاست کا
شبہہ ہے یقین نہین ہے تو وضو کرنیوالے پر واجب نہین کہ کسی سے دریافت کرے **مسئلہ** ایک حوض چھوٹا ہے
اوسمین ایک طرف سے پانی داخل ہوتا ہے اور دوسری طرف سے نکلتا ہے اوسمین وضو سب طرف جائز ہے اسپر فتوی
ہے **مسئلہ** پانی طول اور عرض مین اسقدر ہے کہ اگر جمع کرین تو دہ دردہ ہو اور عمق مین تھوڑا ہے اسمین وضو کا
کچھ مضایقہ نہین آسانی کیواسطے یہی مختار ہے اور نجاست پڑنے سے نجس نہوگا جبتک بدل نجاے اور عمق کا اعتبار
نہین ہے **مسئلہ** ایک حوض دہ دردہ تھا حکما نجس ہوگا پھر پانی بھرا اور باہر نکلا اب کسقدر پانی باہر نکلے تو
پاک ہو فقیہ ابی جعفر رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ جسقدر پانی حوض مین ہے اس سے تگنا نکلجاے تو پاک ہو اور
بعض مشائخ نے کہا ہے کہ جسقدر پانی نجس ہوا ہے اوسی قدر نکلجاے تو طاہر ہو اور خواجہ امام ابوبکر سعید
بلخی رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ بمجرد پانی نکلجانے کے پاک ہے اسی پر فتوی ہے **مسئلہ** ایک حوض دہ دردہ ہے اور دوسرا
کہ وہ حوض جو کم ہے نجس ہوا اور دہ دردہ مین اسکا پانی آیا تو دہ دردہ نجس نہوگا **مسئلہ** ایک نالی کنارے
حوض کے ایک گز چوڑی اور سو گز لمبی ہے یا دو گز چوڑی اور پچاس گز لمبی ہے اسمین طہارت کرنے مین
اختلاف ہے ظاہر روایت مین طہارت روا نہوگی ابو نصر بلخی رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ روا ہے خواجہ ابو سلیمان
جوزجانی رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ جس جگہہ ایک عضو دہوئین دس گز اسطرف اور دس گز اوسطرف پانی
مستعمل ہوتا ہے خواجہ ابو حفص کبیر بخاری اور عبد اللہ مبارک مروزی رحمہما اللہ نے کہا ہے کہ جس جگہہ پانی
اسقدر ہو کہ اگر اوسکے طول کو عرض مین ضرب دین تو دہ دردہ ہو اوسمین طہارت روا ہے **مسئلہ** تھوڑا پانی پایا
اوسمین نجاست کا یقین نہین ہے وضو وغسل کرے اور تیمم نکرے اسی طرح اگر حمام مین گیا اور حوض مین
تھوڑا پانی پایا اور اوسمین نجاست کا یقین نہین ہے تو وضو کرے اور پانی جاری کا انتظار نکرے **مسئلہ**
ایک شخص کی نہر کو غاصب نے غصب کیا اگر اس نہر کو غاصب اس جگہہ سے دوسری جگہہ لے گیا لائق نہین کہ اوس سے
وضو کرے اور اگر نہر اپنی جاے قدیم پر ہے تو وضو کرنا اور پانی پینا مکروہ نہین ہے **مسئلہ** تھوڑے
پانی مین نجاست پڑی جائز نہین اوس سے وضو کرنا اور کپڑے وغیرہ کا دہونا **مسئلہ** ایک شخص کو دیکھا کہ حوض
کے نجس پانی سے وضو کرتا ہے واجب ہے اوسکو خبر کرے اور بعض کے نزدیک واجب نہین

مسئلہ پانی دہ در دہ اور جاری نہین ہی اوسمین نجاست پڑی نجس ہوگا اگرچہ یہ نجاست پانی کو متغیر نہ کرے
مسئلہ پانی کا رنگ یا بو متغیر پاوے جب تک یقین نہو کہ یہ بسبب نجاست کے ہی وضو کرے اسواسطے
کہ کبھی پانی کا رنگ پاک چیز سے بدل جاتا ہی اور مدت گذرنے سے بودار ہو جاتا ہی مسئلہ اوس
زمین مین جس مین درخت یا کھیتی ملی ہوئی ہی پانی بہرا ہوا اوس مین وضو کیا اگر دہ در دہ ہی جائز ہی اور درخت پانی
کو پانی سے ملنے کو منع نہین کرتا ہی اس سے مفہوم ہوتا ہی کہ کم دہ در دہ سے وضو جائز نہین ہے
خلاصۃ الفتاوی مسئلہ ایک حوض مین کائی جمی ہی اور اوس مین وضو کیا اگر کائی ایسی ہی کہ حرکت دینے سے
حرکت کرتی ہی وضو جائز ہی ورنہ نہین جائز ہی اسواسطے کہ پانی کی تحریک سے نہ حرکت کرنا کائی کا دال ہے
کثافت پر اور عدم انتقال آب مستعمل پر ایک جگہ سے دوسری جگہ تو آب وضو آب مستعمل سے ہوا منیۃ المصلی
مسئلہ ایک تالاب کا پانی برف سے جم گیا اور برف کو کھودا اگر اوسکے نیچے کا پانی اوس سے نہین
ملا ہی تو اوس پانی سے وضو جائز ہی اور اگر اوس سے ملا ہی لیکن متحرک ہوتا ہی تحریک سے تو اگر پانی متحرک
ہوا وقت داخل ہونے ہر عضو کے ایک مرتبہ جائز ہی اور اگر برف کو جہان سے کھودا ہے وہان سے پانی
نکلا اور برف کے اوپر آکے پھیلا اگر اسقدر پانی برف کے اوپر ہی کہ ہتھیلی سے پانی اوٹھا وین تو اوسکے
نیچے کی برف متحرک نہین ہوتی ہی البتہ وضو جائز ہی ورنہ نہین اور اگر جہان سے برف کو کھودا ہی وہ جگہہ
مثل طشت کے ہے اوس مین وضو نہین جائز ہی لیکن اگر وہ جگہہ دہ در دہ ہی تو وضو جائز ہی قاضیخان
مسئلہ ایسے حوض مین وضو کیا کہ اوس کے پانی پر برف مثل جھلی کے جمی ہی کہ ٹوٹ جاتی ہی پانی کی
تحریک سے تو جائز ہی اور اگر پانی پر برف ٹکڑے ٹکڑے ہی اور بہت ہی کہ متحرک نہین ہوتی ہی پانی کی تحریک
سے اوس مین وضو نہین جائز ہی اور اگر تھوڑی ہی کہ متحرک ہوتی ہی پانی کی تحریک سے اوس مین وضو جائز
ہے غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی علامہ ابن نجیم رسائل زینیہ مین افادہ فرماتے ہین کہ عبارت خلاصۃ
الفتاوی اور منیۃ المصلی اور قاضیخان اور غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی کی دال ہی کہ پانی مستعمل ہوتا ہی
مطلقاً جب اوس مین وضو کیا جای یہ سب مبنی ہی بر روایت ضعیفہ پر محمد رحمۃ اللہ سے اسلیے کہ محمد رحمۃ اللہ
جو فرماتے ہین کہ پانی مستعمل ہوتا ہے تھوڑے پانی مستعمل ملنے سے یہ قول صحیح نہین ہی اسلیے ہم اپنے
قول کے صدق کی دلیل بیان کرتے ہین محیط مین ہی اگر پانی مستعمل کنوین مین گرا پانی کو فاسد کریگا اور
سب پانی کھینچا جائیگا ابی یوسف رحمۃ اللہ کے نزدیک اسلیے کہ انکے نزدیک وہ پانی نجس ہی اور محمد رحمۃ
اللہ کے نزدیک فاسد نہ کریگا اوس سے وضو جائز ہے جب تک کنوین کے پانی پر غالب نہو یہی صحیح ہی
اسواسطے کہ مستعمل پانی طاہر غیر طہور ہی اور اسیطرح کہا علامہ سراج الدین ہندی نے شرح ہدایہ مین

اگر مستعمل پانی کنوین مین گرا تو فاسد کریگا محمد رحمہ اللہ کے نزدیک اوس سے وضو جائز ہے جبتک غالب نہو
کنوین کے پانی پر یہی صحیح ہے اور تحفہ مین ہے کہ اوس سے وضو جائز ہے جبتک نہ لب' و بنی پر مذہب مختارین
تمام ہوا کلام علامہ موصوف کا اس کلام سے دریافت ہوا کہ اگر کسی پاک پانی مین مستعمل پانی گرا جب تک اوس پانی پر
غالب نہو گا یعنی اوس سے زیادہ نہو گا وضو جائز ہے اسی پر فتوی ہے **مسئلہ** حوض کہ مسلمانونکی گذرگاہ پر
واقع ہو اوسمین استنجا کرنا اور نجس کپڑا دہونا ابی حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک مکروہ ہے اسلیے کہ اکثر لوگ پانی پیتے
ہین اور وضو اور غسل جائز ہے **مسئلہ** جو پانی کہ حوض مین ٹھہرا ہوا ہو اوسکے پانچ درجے ہین پہلا یہ کہ اوسین
نجاست کا پڑنا کوئی نہین جانتا اوسمین وضو جائز ہے دوسرا منبع سے حوض مین پانی داخل ہوتا ہے
اور لوگ اوس حوض سے وضو کرتے ہین تیسرا پرنالے سے پانی داخل ہوتا ہے اور لوگ حوض مین برتن
یا ہاتہ ڈبوتے ہین چوتھا لوگ حوض سے کاسے مین پانی لیکے منبع کے نیچے لگاتے ہین اوس سے کچہ پانی نکل
جاتا ہے پہر وضو کرتے ہین پانچوان لوگ منبع سے پانی لیکر وضو کرتے ہین پانچوان بہتر ہے چوتھے سے
اور چوتہا تیسرے سے تیسرا دوسرے سے دوسرا پہلے سے اور وضو سب سے جائز ہے **مسئلہ** دو حوض
چھوٹے ہین ایک سے پانی نکلتا ہے دوسرے مین داخل ہوتا ہے ان دونونکے درمیان مین وضو کیا جائز ہے
اسلیے کہ جاری ہین **مسئلہ** حوض کا پانی نجس تہا خشک ہو گیا پہر اوسکے بیچ مین کنوان کہودا تو کنوین کا پانی طاہر ہے
بلا خلاف اور اگر کنوین کا پانی نجس ہو کر خشک ہو جاے اور پہر عود کرے تو اسمین اختلاف ہے ابی یوسف
رحمہ اللہ کے نزدیک جب تک نکالا نجاے پاک نہوگا اسواسطے کہ طہارت نکالی جانے پر موقوف ہے
اور محمد رحمہ اللہ کے نزدیک پاک ہے یہی صحیح ہے **مسئلہ** نہر کے بیچ مین پانی جاری ہے اور ادہر اودہر پاک پانی
ٹھہرا ہوا ہے اگر وضو کسی طرف جانب راکد یعنی ٹھہرے ہوے مین کیا جائز ہے مگر سر بار پانی ہنادے **مسئلہ** نجس پانی
بڑے تالاب مین آیا اگرچہ نجس پانی غالب بہی ہو لیکن تالاب کے پانیکو نجس نہ کرے گا اسواسطے کہ جب تالاب مین آیا
تو تالاب کا پانی ہو گیا اور اوسکے طہارت کا حکم کیا جاے گا **مسئلہ** پانی عمیق اسقدر ہے کہ اگر پہیلایا جاوے تو وہ
دہ در دہ ہو اسمین اختلاف ہے بعض نے کہا صحیح یہ ہے کہ کثیر ہے اور اوجہ اسکا خلاف ہے اسواسطے کہ مدار
کثرت کا ابی حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک ظن غالب نہ پہونچنے نجاست کا ایک جانب سے دوسری جانب پر ہے اور جب دونو
جانب پانی کے قریب ہون گے نہ بے شک اثر نجاست کا ایک طرف سے دوسری طرف پہونچے گا اور
استعمال پانی کے اوپر ہوتا ہے نہ عمق مین تو جب اس پانی مین نجاست پڑے گی نجس ہو گا **مسئلہ**
رہٹ گہومتا ہے اور اوسکے حوض کی نالی کا منہ کہلا ہے اوسمین پانی آتا ہے جسقدر رہٹ اوٹھاتا ہے
نجس نہو گا وہ بمنزلہ جاری کے ہے **مسئلہ** اور جو گڑہے کہ دریا اور تالاب کی کنارے کہودے جاتے ہین اوس سے کہیت

[illegible]

اور آٹھ گز عرض ہو اور بعض نے کہا دہ دردہ بعض نے کہا پانزدہ در پانزدہ بعض نے کہا بست در بیست
صحیح و مشہور زیادہ اور فتوی دہ دردہ پر ہے اور تمام مشایخ متاخرین نے دہ دردہ کو اسلیے معتبر کیا کہ اس
ادنا ہے کہ منتہی ہوتا ہے شمار اعداد کا ابو اللیث رحمہ اللہ نے کہا ہے اسی پر فتوی ہے **مسئلہ** مشایخ رحمہ
اللہ نے گز زمین میں طرح پر اختلاف کیا ہے بعض کتاب میں مختار کپڑے کا گز ہے اور اوس گز کی مقدار میں اختلاف ہے
بہت کتب میں لکھا ہے کہ وہ گز چھ مشت ہے اور ہر مشت پر انگوٹھا کھڑا نہیں ہے وہ چوبیس انگلی ہیں بشمار حروف
لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کے اور بعض نے کہا ہے کہ کپڑے کا گز سات مشت ہے اور ہر مشت پر
انگوٹھا کھڑا نہیں ہے اور بعض کتب میں صحیح زمین کا گز ہے وہ سات مشت ہے اور ہر مشت پر انگوٹھا کھڑا ہے
اور بعض کتابوں میں اصح یہ ہے کہ ہر زمان و مکان میں گز مروج اوسی مکان و زمان کا ہے بغیر ذکر کپڑے اور
زمین کے گز کے لیکن صاحب غنیۃ المستملی نے اس قول کو بدلیل اوٹھایا ہے اور معتبر نہیں کیا بلکہ بہت خلاف
کہا ہے بسبب جہل کے اوسکی تقریر نہیں لکھی یہ سب قول جو ہمنے لکھے یہ مربع میں ہیں اگر حوض مدور ہو تو معتبر
چھتیس گز میں ہی یا صحیح ہے اور یہی مدلل ہے عند الحساب ورا اوسکے سوا مفتی بہ چھیالیس گز میں تا رعایت کسر کی
مشکل ہوا اور پیمایش دہ دردہ میں کپڑے کا گز معتبر ہے لوگوں کی آسانی کے واسطے اسی پر فتوی ہے اوسکی یہ صورت
ہے کہ حوض ہر جانب سے دس گز ہو اور گرد پانی کا چالیس گز اور سب پانی سو گز یہ مقدار طول و عرض کی ہے
اسی واسطے متاخرین نے فتوی دیا ہے مربع میں چالیس گز کا اور مدور میں چھتیس گز کا اور مثلث میں ہر جانب
سے سوا پندرہ گز اور پانچواں حصہ گز کا کپڑے کے گز سے **مسئلہ** لوگوں نے مقدار عمق میں اختلاف
کیا ہے بعض نے کہا ہے دو گز گہرا ہو اور بعض نے کہا گز بھر عمیق ہو اور بعض نے کہا بالشت بھر گہرا ہو اور صدر الشہید
رحمہ اللہ نے کہا ہے اگر ہاتھ سے پانی اوٹھاویں تو جو چیز اوسکے نیچے ہے نہ کھلجاوے اور بعض نے کہا
جو پانی کہ ٹخنوں تک پہنچے اور حوالہ دیکھنے والے کی راے پر ہے اور بعض نے کہا اگر ہاتھ ڈبوویں تو پانی جدا
ہو کے دو جگہ نہو جاوے اور بعض نے کہا اگر لکڑی سے لکڑی ملاویں تو پانی سے پانی کو ملنے کو منع
نہ کرے بعض نے کہا کہ عمق مثقال کے عرض سے زیادہ ہو اور بعض نے کہا اگر درم سپید پانی میں ڈالیں
تو اوپر سے کہائی نہ دے بعض نے کہا اگر ہاتھ ڈبوویں تو زمین تک نہ پہنچے اور بعض نے کہا کہ چار
اونگلی کے قدر گہرا ہو اور معتبر عمق میں اسقدر پانی ہے کہ ہاتھ ڈبونے سے زمین نہ کھلجاوے یہی صحیح
ہے اسی پر فتوی ہے **تفسیر احتشمہ** قلتین کے پانی کے بیان میں فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے إِذَا بَلَغَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَا يَحْمِلُ خُبْثًا جب پہنچے پانی دو قلہ کو تو نہیں اوٹھاتا ناپاکی یعنی نجس نہیں
ہوتا ہے **مسئلہ** لوگوں نے تفسیر قلہ میں اختلاف کیا ہے بعض نے کہا ہے پانچ مشک کا ہے ہر مشک

پچاس من شرعی کے اور بعض نے کہا کہ وہ جرہ ہے کہ نو سو چھبیس منکا ہوتا ہے بعض نے کہا پانسے رطل بغدادی کا بعض نے
کہا چھ سو بعض نے کہا ہزار اور یہی قلتین باعتبار مساحت کے سوا گز طول سوا گز عرض سوا گز عمق مین ہوتا ہے
اسیطرح فقہا نے کہا ہے اور یہ یقین نہین ہے اسواسطے کہ بیشک وزن پانی کا مختلف ہوتا ہے اور بعض نے کہا ہے
کہ قلہ ہجر کی جرہ ہے واقع ہوا یہ اسم بڑے اور چھوٹے پر اور اسجگہ مراد قلتین سے قلال ہجر ہے وہ دونوں ملکے
مشک ہین ہر مشک سو رطل عراقی کے تو ہونگے قلتین پانسے رطل عراقی یہ مذہب مشہور ہین ہے اسکے
اکثر اصحاب ہین اور یہی مذہب شافعی رحمہ اللہ کا ہے اور ہجر جسکی طرف نسبت قلال قریبی کی ہے وہ ایک
قریہ ہے مدینے کی شہرون مین سے اور بعض نے کہا یمن مین ہے اول صحیح ہے مگر یہ حدیث ضعیف ہے
تضعیف کی اسکے حافظ ابن عبد البر اور قاضی اسماعیل بن اسحاق اور ابوبکر بن عربی مالکیون نے اور نقل کیا اس کا
ضعف بدائع مین ابن المدینی سے اور کہا ابو داود نے کہ کسی نے فریقین سے حدیث صلے اللہ علیہ وسلم
کی تقدیر پانی مین صحیح نہین کہی تو اس سے حدیث قلتین کی تضعیف لازم آتی ہے اگرچہ اسکو اپنی کتاب
مین روایت کیا اور سکوت کیا اس سے اور اسی طرح اسکو ضعیف کیا امام غزالی نے احیا مین اور رویانی نے
بحر اور حلیہ مین بجہت تطویل کے دلیلین اس حدیث کی ضعف کی نہین لکھین اس لیے کہ یہ رسالہ مختصر ہے
گنجائش نہین رکھتا ہے **مسئلہ** سب نے اختلاف کیا جب پانی قلتین سے کم ہو اور اسمین نجاست ملی اور قلتین
پانسو رطل عراقی ہین تو امام ابو حنیفہ اور امام شافعی اور امام احمد رحمہم اللہ نے اپنی ایک روایت مین کہا ہے
کہ وہ نجس ہے اور امام مالک اور امام احمد رحمہما اللہ نے دوسری روایت مین کہا ہے جبتک متغیر نہو طاہر
ہے **چوتھا چشمہ** بیر بالوعہ کے بیان مین فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ حَفَرَ بِئْرًا
فَلَهُ مِمَّا حَوْلَهَا أَرْبَعُونَ ذِرَاعًا جس شخص نے کنوان کہودا اوسکو چالیس گز اوسکے گرد ہے **مسئلہ**
اس حدیث کو دلیل پکڑا صدر الشریعۃ نے شرح وقایہ مین اپنے قول پر اور کہا اگر کوئی قصد کرے دوسرا کنوان
کہودنیکا پہلے کنوین کے گرد تو منع کیا جاوے گا اسلیے کہ یہ پانی جاذب ہوگا دوسرے کنوین مین اور کم
ہو جائیگا پہلے مین اور اگر کسی نے بیر بالوعہ کہودنیکا قصد کیا یعنی وہ کنوان جسمین خس وخاشاک اور
نجاست پڑتی ہے اوسکو بہی ممانعت کیجائیگی بسبب سرایت نجاست کے پہلے کنوین مین اور نجس ہونے
اوسکے پانی کے اور منع نہ کیا جاوے گا گرد دس گز سے سوا مین علامۃ ابن نجیم رحمہ اللہ رسائل زینیہ
مین اس قول صدر الشریعۃ کو تین وجہ سے اوٹہاتے ہین اول آنکہ کہا شیخ تقی الدین شمنی نے شرح
نقایہ مین ہونا حریم چاہ کا ہر جانب سے دس گز یہ قول بعض کا ہے اور صحیح یہ ہے کہ حریم چاہ کا
ہر جانب سے چالیس گز دوسرے یہ جو ذکر کیا یعقوب باشا نے کہ قوام زمین کا سخت ہے قوام پانی سے

توقیاس یہی ہیکہ پانی پر بمقدار عدم سرایت مین غیر مستقیم ہے تیسرے یہ کہ بمقدار دو ہاتھ درمیان بیر بالوعہ
اور کنوین کے پانی تک پہونچا ہوا کا ہے اگر متغیر کرے اوسکے رنگ یا بو یا مزہ کو تو نجس ہوگا ورنہ نہین مسئلہ
چاہیے کہ درمیان بیر بالوعہ اور پانی کے کنوین کے اسقدر دوری ہو کہ نجاست پانی کی کنوین تک نہ پہونچے اور
اس دوری کا اندازہ پانچ یا سات گز کیا گیا یہ غیر لازم ہے بلکہ معتبر نہ پہونچنا نجاست کا ہے اور یہ مختلف ہوتا ہے
سختی اور نرمی زمین سے مسئلہ پانی کا کنوان بیر بالوعہ کے قریب رکھا ہو جبتک متغیر نہو اوسکا رنگ یا مزا یا بو
اور اسکو دو گز پر اسواسطے مقید نکیا کہ اگر ان دونون کے درمیان مین دس گز کی دوری ہے اور کنوین
مین اثر بالوعہ کا پایا تو پانی نجس ہے اور اگر ایک گز کی دوری ہے اور اثر بالوعہ کا پانی مین نپایا تو طاہر یہی
صحیح ہے مسئلہ بیر بالوعہ کو پاک کنوان کیا اگر ایسا گہرا اور وسیع کیا کہ نجاست اوسکی طرف نہ پہونچی تو طاہر ہے
اور اگر گہرا کم اوس سے پہلے سے اور وسیع نکیا تو جوانب اوسکی نجس ہین اور گہرائی مین طاہر ہے پانچوان تتمہ
کنوین کے احکام مین مسئلہ مسائل کنوین کے مبنی ہین اتباع احادیث پر قیاسی نہین ہین اسواسطے کہ
قیاس چاہتا ہے کہ ہرگز کنوان پاک نہو جیسا بشر رحمہ اللہ نے کہا واسطے عدم امکان طہارت کے سبب سے
نجاست کے کنوین کی مٹی اور دیوارین اور تھوڑے تھوڑے جاری ہوتے پانی کو تہ سے کنوین کے یا یہ کہ
نجس نہو واسطے سقوط حکم نجاست کے سبب مشکل ہونے احتراز اور تطہیر کے جیسا منقول ہے امام محمد
سے کہ متفق ہوئی میری اور ابی یوسف رحمہ اللہ کی رائے اس بات پر کہ کنوین کا پانی پانی جاری کے
حکم مین ہے اسلیے کہ نکلتا ہے کنوین کی تہ سے اور اوپر سے کھنچتا ہے تو نجس نہوگا لیکن [illegible] کنوین سے
ڈول کھینچے جاینگے اور انسان تابع رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے مثل انہی کے
ہے جسطرح اندھا کھینچنے والے کے اختیار مین ہوتا ہے مسئلہ امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک کنوان مثل نہر
جاری کے ہے پانی اوسکا فاسد نہین ہوتا ہے نجاست پڑنے سے جبتک متغیر نہو مزا یا رنگ یا بو اور امام شافعی
رحمہ اللہ نے کہا ہے جب پانی قلتین کو پہونچے فاسد نہوگا نجاست پڑنے سے اور حنفیہ کے نزدیک مثل چھوٹے
حوض کے ہے فاسد ہوگا جس چیز سے چھوٹا حوض فاسد ہوتا ہے لیکن اگر کنوان دہ در دہ ہے تو فاسد نہوگا اور
پانی نجاست پڑنے سے جبتک متغیر نہو مسئلہ اور مروی ہے امام ابو حنیفہ اور ابی یوسف رحمہما اللہ سے کہ کنوان
نجس نہین ہوتا ہے مثل پانی جاری کے اور جو کنوان عریض نہو اور اوسکے عمق مین پانی دہ در دہ یا زیادہ
ہو اگر اوسمین نجاست پڑی اوسکے نجاست کا حکم نکیا جاےگا صحیح اقوال مین ہے اور ابن وہبان نے کہا کہ یہ روایت
مخالف ہے سب اصحاب کے قول کے اسواسطے کہ اگر یہ تصحیح ثابت ہو تو بیشک ہمارے اصحاب کے قول جو کتب مین
مذکور ہین منہدم ہوں اور ہمارے اصحاب نے اسطور پر تعلیل کی ہے کہ جب کنوین سے نجاست کا نکالنا واجب ہوا

[illegible]

نہین کرتا ہے بالاجماع **مسئلہ** اگر یہ جانور سوا پانی کے کسی اور چیز مین مرے جیسے شیرہ وغیرہ تو بھی فاسد نکرسکی
شیرے وغیرہ کو بالاجماع اور اگر مینڈک مرے بعض کے نزدیک فاسد و نجس کریگا اور بعض کے نزدیک فاسد
و نجس نہ کریگا یہی اصح ہے **مسئلہ** مینڈک کی دو قسمین ہین ایک مینڈک صحرائی ہوتا ہے بعض کے نزدیک اگر
یہ پانی مین مرا فاسد کریگا اسواسطے کہ اسمین خون سائل ہوتا ہے اور ایک مینڈک دریائی یہ پانیکو فاسد نکریگا اسلیے
کہ اسمین خون سائل نہین ہوتا ہے اور مینڈک دریائی و صحرائی کی پہچان یہ ہے کہ مینڈک دریائی کے انگلیون کے
بیچ مین پردہ مثل مچھلی کے ہوتا ہے اور مینڈک صحرائی مین نہین ہوتا ہے **مسئلہ** جانور مائی اوسے
کہتے ہین کہ پیدایش اور رہنا اوسکا پانی مین ہوا اور صحیح امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے یہی ہے کہ پانی کو جانور پانی کا
نجس نہین کرتا ہے اور بعض کے نزدیک مائی اوسے کہتے ہین کہ جسوقت پانی سے نکالا جاوے اوسی وقت مرجاوے
جنکے نزدیک ان جانورون مین خون سائل نہین ہوتا ہے اونکے نزدیک یہ طاہر ہین اور جنکے نزدیک خون
سائل ہوتا ہے وہ کہتے ہین کہ پانی معدن و مکان اون حیوانات کا ہے اور جو شے اپنی معدن و مکان مین ہو
اوسکو نجاست کا حکم نہین کیا جاتا ہے **مسئلہ** جو جانور کہ پانی مین پیدا ہوتے ہین اور اونکا کہانا حرام ہے اگر
پانی مین مرین اور پہول اور پہٹ جائین تو اس پانیکا پینا مکروہ تحریمی ہے مثل مینڈک وغیرہ کے اسواسطے
اسکے اجزا پانی مین پراگندہ ہوجاتے ہین اور حرمت پانی کی نہ بسبب نجاست کی ہے بلکہ اسکے گوشت کی حرمت
کے جہت سے ہے اور بعض نے لکہا ہے کہ مچھلی طافی کا حکم مثل مینڈک کے ہے جب پانی مین ٹکڑے ٹکڑے
ہوجاوے اسواسطے کہ اوسکا کہانا بھی حرام ہے **مسئلہ** چھپکلی کی دو قسمین ہین ایک بڑی جس مین خون
سائل ہوتا ہے اگر وہ پانی مین مرے فاسد کریگی اور اگر کنوین مین گرے اور مرے ظاہر روایت مین
بیس ڈول کہینچے جائینگے اور اگر پہول یا پہٹ گئی تو سب پانی کہینچا جائیگا اور اگر چھپکلی چھوٹی ہے
جسمین خون سائل نہین ہوتا ہے وہ نہ پانیکو فاسد کریگی نہ کنوین کو اور کچھ پانی نکہینچا جائیگا لیکن اگر پانی مین
مرکے ٹکڑے ٹکڑے ہوگئی تو اوس پانیکا پینا مکروہ تحریمی ہے مثل مینڈک کے بسبب اوسکے گوشت کی حرمت کے
مسئلہ پرندہ آبی تہوڑے پانی مین مرا تو پانی کو فاسد کریگا یہی صحیح ہے بروایت ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور اگر
کسی اور چیز مین مرا جب بھی بالاتفاق فاسد کریگا اسواسطے کہ اوسمین خون سائل ہے اور پانی مین رہتا
ہے پیدا نہین ہوتا ہے مثل بط و مرغابی وغیرہ کے **مسئلہ** اگر یہ جانور پانی کے باہر مرے اور پھر پانی مین
ڈالے گئے جب بھی اون کا حکم وہی ہے جو پانی مین مرنیکے وقت تہا صحیح روایت مین **ساتوان چشمہ**
چھوٹے جانورون کے حکم مین **عن** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ فِي الْفَارَةِ مَاتَتْ فِي الْبِئْرِ وَاُخْرِجَتْ
سَاعَتَهَا يُنْزَحُ عِشْرُوْنَ دَلْوًا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اونہون نے کہا چوہے کے باب مین

کنوین مین ڈالدیئے اب واجب ہے دوسرے سے چالیس ڈول کھینچنے اور اسمین اصل یہ ہے کہ دیکھینگے جسکا کھینچنا جتنا
ہوا اور جسمین ڈالا دونون کسقدر ہین اگر دونون برابر ہین تو برابر ڈول کھینچے جاینگے اور اگر ایک زیادہ ہے تو دونون
ہوگا کم زیادہ مین اور زیادہ کھینچنے پڑینگے اسکی مثال یہ ہے کہ تین کنوین ہین ہر ایک مین بیس ڈول کھینچنے واجب ہوے
دو کنوون سے بقدر واجب کھینچ کے تیسرے مین ڈالدئے اب اس سے چالیس ڈول کھینچے جاینگے اور اگر ایک
کنوین سے بیس اور ایک سے دس ڈول تیسرے کنوین مین ڈالدیے اب اس سے تیس ڈول کھینچے جاینگے اور اگر ایک
کنوین سے بیس ڈول کھینچنے واجب ہوے اور دوسرے سے چالیس دونون کنوون سے بقدر واجب کھینچ کے تیسرے مین
ڈالدیئے اب اس سے چالیس ڈول کھینچے جاینگے موافق اصل کے اگر ایک ڈول کھینچکے اوس کنوین سے جس سے چالیس
کھینچنے واجب تھے اوس کنوین مین ڈالدیا جس سے بیس کھینچنے واجب تھے اب اس سے چالیس ڈول کھینچے جاینگے
مسئلہ ایک چوہا مشکے مین مرگیا اور یہ پانی کنوین مین ڈالدیا محمد رحمہ اللہ نے کہا کہ جسقدر پانی ڈالا ہے اوس سے زیادہ کھینچا
جائیگا اور بیس ڈول بھی کھینچے جاینگے یہی صحیح ہے اور اگر ایک قطرہ اس مشکے کے پانیکا کنوین مین گرا تو بیس ڈول کھینچے
جاینگے اور اگر چوہا پھول یا پھٹ گیا پھر قطرہ اس پانیکا کنوین مین گرا تو سب پانی کھینچا جائیگا اگر ممکن ہو مسئلہ
کنوین مین چوہا گرا اور زندہ نکلا جب بھی بیس ڈول کھینچنے مستحب ہین مسئلہ کنوین سے چوہا نکل نہ سکا اور تین سو ڈول کھینچے گئے
واسطے ضرورت کے طاہر ہوگا مسئلہ کنوین مین بچہ چڑیا کا گرا اور مر گئی چند ڈول کھینچے جاوینگے ایک روایت
مین بیس اور تیس ایک روایت مین ہے اگر دس سے کم کھینچے جائز ہے مسئلہ چوہا کنوین مین گرے اور نہ نکلے جبتک کنوین مین
ہے نجس ہے ایک مدت تک پانی بھرنا چھوڑدینگے تا معلوم ہو جاوے کہ گل گئی اور مٹی ہوئی ہوگی اور بعض نے کہا
چھ مہینے تک پانی نہ بھرینگے مسئلہ چوہیا کنوین مین گری بعض روایت مین دس ڈول کھینچے جائینگے اگر زندہ
نکلی اور اگر مرگئی یا پھول یا پھٹ گئی تو اسکا حکم مثل چوہے کے ہے مسئلہ کنوین مین چوہا مردہ خشک گرا ناپاک کریگا سب پانی
کھینچنا چاہیے **آٹھوان چشمہ** متوسط جانوروں کے حکم مین عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ فِی الدَّجَاجَۃِ
اِذَا مَاتَتْ فِی الْبِئْرِ یُنْزَحُ مِنْهَا اَرْبَعُوْنَ دَلْوًا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اونھون نے کہا اگر مرغ کنوین مین
مرا اور فوراً نکالا گیا کھینچے جاینگے اوس سے چالیس ڈول مسئلہ اگر کنوین مین کوئی حیوان گرا اور زندہ نکلا اور اوسکے منہ
پانی پہونچا دیکھینگے اگر جھوٹا اوس جانور کا طاہر ہے تو یہ پانی بھی طاہر ہے اگر جھوٹا اوسکا نجس ہے تو پانی بھی نجس ہے
سب پانی کھینچا جائیگا اور اگر جھوٹا مکروہ ہے تو یہ پانی بھی مکروہ ہے مستحب ہے بیس ڈول کھینچنے اگر اوسکا جھوٹا مشکوک
ہے مثل خچر اور گدھے کے سب پانی کھینچا جائیگا اور مختار یہ ہے کہ کچھ نہ کھینچا جائیگا اسواسطے کہ جھوٹا ان دونونکا بالاجماع
پاک ہے مسئلہ جس جانور کے ڈول کھینچنا مستحب ہوتا ہے بیس ڈول سے کم نکھینچے جائینگے اور بعض کتابون مین ہے کہ پانی مکروہ مین
دس ڈول کھینچنے مستحب ہین مسئلہ کنوین مین مرغا وغیرہ تر اور بلی اور مثل اسکے کوئی اور جانور گرا اور مرا پھولا یا پھٹا نہین تو

گھوڑا یا بکری یا گاؤ یا بھینس یا خچر یا گدہا یا کتا گرا اور مرگیا پھولا یا پھٹا نہین سب پانی کھینچنا واجب ہی **مسئلہ** کتا
کنوین مین گرا جنکے نزدیک نجس العین ہی پانیکو نجس کریگا مرا ہو یا نہین منہ ڈوبا ہو یا نہین اور جنکے نزدیک نجس العین نہین ہی
نجس کریگا پانیکو اگر اوسکا منہ نہین ڈوبا یہی صحیح ہی اور بعض نے لکہا ہی کہ پیزار کا اوسکی منقلب ہوتی ہی خارج کیطرف اسواسطے
پانیکو فاسد کریگا بخلاف اور حیوانات کے اور صحیح یہ ہی کہ کتا نجس العین نہین ہی مثل سور کے فاسد نکریگا پانی کو جب تک اوسکا
منہ نہ ڈوبے یا اوسکے بدن پر نجاست نہو اسی طرح سے سب جانور درندے چارپائے ہون یا پرندے اور
اونکا گوشت کہانا حرام ہے نجس نکرینگے پانیکو اگر زندہ نکلے اور اونکا منہ پانی مین نہ ڈوبا یہی صحیح ہی **مسئلہ**
وہ جانور جو نجس العین ہی مثل سور کے اگر کنوین مین گرے تو نجس کرے گا پانیکو اگرچہ اوسکا منہ پانی مین نہ ڈوبا ہو **مسئلہ**
حیوان دہویا ہوا تہوڑے پانی مین گرا فاسد نکریگا اور اوس پانی سے وضو جائز ہی **دسوان چشمہ** اس بیان مین کہ
آدمی کے اوترنے یا گرنے سے کنوان نجس ہوتا ہی یا نہین **مسئلہ** آدمی پاک کنوین مین اوترا ٹھنڈک کے واسطے یا ڈول
نکالنے کو اور اوسکے اعضا پر نجاست نہین ہی اور زندہ نکلا فاسد نکریگا کنوین کو اور اوسکا پانی طاہر و مطہر ہی کچہ کھینچا نجائیگا
مسئلہ بے وضو و جنب کنوین مین اوترا ڈول نکالنے کو اور اوسکے اعضا پر نجاست ہی اور استنجا نہین کیا ہے
یا استنجا ڈہیلے سے کیا ہی سب پانی کھینچا جائیگا اور اگر اوسکے اعضا پر نجاست نہین ہی اس مین ابی حنیفہ رحمہ اللہ
سے تین روایتین ہین اظہر یہ ہی کہ پانی نجس ہو جائیگا اور وہ شخص خارج ہوگا جنابت سے پہر نجس ہوگا نجس پانی سے
یہان تک اگر کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا تو اوسکو قرآن پڑہنا حلال ہی **مسئلہ** حیض والی عورت بعد بند
ہونے حیض کے کنوین مین گری اور اوسکے اعضا پر نجاست نہین ہی تو وہ مثل مرد جنب کے ہی اور اگر پہلے بند ہونے
خون کے گری اور اوسکے بدن پر نجاست نہین ہی وہ مثل مرد طاہر کے ہی جب کنوین مین ٹھنڈک کے واسطے
اوترے اسلیے کہ وہ عورت اس گرنے سے حیض سے نہین نکلی تو پانی مستعمل نہوگا **مسئلہ** کافر کنوین مین گرا اور
زندہ نکلا سب پانی کھینچا جائیگا اسی طرح اگر کافر کنوین مین اوترا تو مروی ہی ابی حنیفہ رحمہ اللہ سے کہ جسم اوسکا خالی نہین ہی نجاست
حقیقیہ یا حکمیہ سے اسلیے سب پانی کھینچا جائیگا اور اگر غسل کرکے کنوین مین اوترا اور اوسیوقت نکلا تو کچہ پانی نہ کھینچا جائیگا
مسئلہ جو کافر ڈول نکالنے والے کنوین مین ڈول نکالنے کو اوترتے ہین اگر غسل و استنجا کرکے اور کپڑا پاک
باندہ کے کنوین مین اوترے تو کنوان پاک ہی اور کچہ پانی نکھینچا جائیگا ورنہ سب پانی کھینچا جائیگا اگر ممکن ہو
مسئلہ میت کافر کا نجس ہے پہلے اور بعد غسل کے اگر میت کافر کا بعد غسل کے تہوڑے پانی مین گرا نجس
کریگا اسواسطے کہ وہ مثل سور کے ہی لیکن زندگی مین اس سبب سے نجس نہین ہی کہ وہ تہائی ہی امانت خداے لایزال کی
اور اس سبب سے کہ شاید سعادت اسلام کی نصیب ہو جب شقاوت کفر سے مرا اور زندگی تمام ہوئی تو بدتر ہوا سور سے
مسئلہ میت مسلمان کا اگر پہلے غسل کے کنوین مین گرا تو پانی فاسد ہوگا اور اگر بعد غسل کے تہوڑے پانی یا کنوین

جنکا گوشت کہانا حلال ہے نجس ہے یہ نجاست خفیفہ ابو حنیفہ و محمد رحمہما اللہ کے نزدیک اسی پر فتوی ہے مسئلہ
پیشاب بلی اور چوہے کا اور مینگنی گندہ بلی کا اور مینگنی چوہے کی نجس ہے اظہر روایت مین تہوڑے پانیکو فاسد کریگی
اور کپڑے کو اور بلی کا پیشاب اگر کنوین مین گرا سب پانی کھینچا جاویگا اسواسطیکہ اسکا پیشاب نجس ہے یہی صحیح ہے اور اگر
چوہے کا پیشاب کنوین مین گرا تو کچھ نہ کھینچا جاویگا یہی اصح ہے مسئلہ اگر سوئی کی نوک یا ناکے کے قدر پیشاب
کی چھینٹین کنوین مین گرین یا غبار نجس گرا کچھ پانی نہ کھینچا جاویگا مسئلہ پیشاب اور بیٹ چمگادڑ کی فاسد نہ کرے گی
کپڑے اور پانیکو اسلیے کہ اس سے بچنا مشکل ہے مسئلہ پیشاب مینڈک دریائیکا پانی کو فاسد نہ کرے گا اور پیشاب
مینڈک صحرائیکا نجس ہے **بارہوان چشمہ** گوبر اور مینگنی وغیرہ کے حکم مین **مسئلہ** ایک یا دو مینگنی اونٹ
یا بکری کی کنوین مین گری فاسد نہ کریگی پانیکو استحساناً اور وجہ استحسان کی یہ ہے کہ جنگل کے کنوین کہلے رہتے ہین تختے بند نہین
ہوتے اور مواشی اوسکے گرد مینگنی کرتے ہین اوسکا اثر کنوین مین پہونچتا ہے اور امام تمرتاشی رحمہ اللہ نے کہا کہ گہرونکے
کنوون مین اختلاف کیا گیا ہے بعض نے کہا ایک دو مینگنی بہی کنوین کو فاسد کریگی اسواسطیکہ ضرورت معدوم ہے اور اصح یہ
کہ حکم دونون کنوونکا ایک ہے کسیکو فاسد نہ کریگی اسلیے اگر تہوڑی گری تو معاف ہے اور بہت مین ضرورت نہین ہے وہ
ہے بہت اوسے کہتے ہین جسکو دیکہنے والا بہت جانے یہی مروی ہے ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے اور اسی پر اعتماد ہے اور بعض نے
کہا کہ بہت اوسے کہتے ہین کہ جب ڈول کھینچین تو کوئی ڈول مینگنی سے خالی نہ نکلے اور حکم جو اسکے خلاف ہو یہی صحیح ہے اور
کچھ فرق نہین تر اور خشک اور ثابت اور شکستہ اور لید اور گوبر اور مینگنی مین اسواسطیکہ ضرورت سبکو شامل ہے **مسئلہ**
بکری نے دودہ بہرے برتن مین دوہتے وقت ایک یا دو مینگنی کی اسنے کہا مینگنی نکال ڈالین گے اور دودہ پی لین گے
اگر اوسیوقت مینگنی نکال ڈالی اور اوسکا رنگ نہ آیا نجس نہوگا واسطے عموم بلوے اور ضرورت کے اسلیے کہ بکری کی عادت ہے
کہ دودہ دیتے وقت مینگنی کرتی ہے اور ضرورت مین حدیث موجود ہے تو ساقط ہوگا حکم نجاست کا **مسئلہ** کبوتر یا چڑیا کی
بیٹ کنوین مین گرے فاسد نہ کریگی پانیکو **مسئلہ** مرغ کی بیٹ بالاتفاق نجس ہے **مسئلہ** جو چیز کہ جانور کے
پیٹ سے باہر نکلے پہر اندر چلی جاے اوسکا حکم مثل حکم گوبر اور مینگنی کے ہے **مسئلہ** اختلاف کیا بول و براز اون جانورون
مین جنکا گوشت کہانا حلال ہے مالک اور احمد رحمہما اللہ نے کہا روایت مشہور مین طاہر ہے اور ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے کہا کہ سب گوبر
اور چربا کی طاہر ہے اور باقی نجس اور امام شافعی رحمہ اللہ نے کہا کہ وہ مطلق نجس ہے **مسئلہ** اتفاق کیا اصحاب نے
کہ جن جانورونکا گوشت کہانا حرام ہے اونکا بول و گندہ نجس ہے مگر ابی حنیفہ رحمہ اللہ نے اصحاب کا اعتقاد کیا کہ
بیٹ اون جانورون کی جو پرندون مین شکار کرتے ہین مثل چرغ اور باز اور باشہ وغیرہ کی طاہر ہے یہی اصح ہے
اسلیے کہ اس سے بچنا مشکل ہے **مسئلہ** خنزیر کنوین مین گرا نجس کریگا پانیکو بہت ہو یا تہوڑا **تیرہوان چشمہ** اسکے
بیان مین جن چیزون کے گرنے سے کنوین کا سب پانی کہینچنا واجب ہے **مسئلہ** آدمی یا بکری یا کتا وغیرہ

یا جو حیوان جُثّے مین مثل آدمی کے ہے کنوین مین گر کے مرا اور پھولا یا پھٹا نہین سب پانی کھینچا جائیگا مسئلہ کوئی حیوان
باہر مرا اور پھول یا پھٹ گیا پھر کنوین مین گرا سب پانی کھینچا جائیگا مسئلہ چھوٹا جانور مثل چوہے اور چڑیا وغیرہ کے
اور متوسط مثل بطا و مرغ وغیرہ کے اور بڑا مثل بکری اونٹ گاو ہاتھی وغیرہ کے اگر کنوین مین گرا اور پھول یا پھٹ گیا
یا ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا سب پانی کھینچنا واجب ہے اگر ممکن ہو اسواسطے کہ وقت پھولنے یا پھٹ نکلے اوس سے تری نکلتی ہے
اور تمام پانی کے اجزا مین پراگندہ ہوتی ہے وہ تری روان نجس ہے اور وہی تری مثل قطرے پیشاب کے ہوگی مسئلہ
جس جانور کے بال یا کھال گل کے کنوین مین گرے حکم اوسکا مثل اوس جانور کے ہے جو پھول یا پھٹ گیا سب پانی کھینچنا
واجب ہے مسئلہ علامہ ابن نجیم بحر الرائق مین اسطرح تحریر کرتے ہین اور جنہون نے تین سو ڈول نکالنے کا فتوی
دیا ہے اونکے قول کو ضعیف کہتے ہین اگر سب پانی کھینچنا ممکن نہین ہے اس جہت سے کہ چشمے جاری ہین جسقدر پانی کھینچا جاتا ہے
اوسی قدر یا زیادہ چشمون سے جاری ہوتا ہے تو اسمین روایات مختلف ہین امام محمد رحمہ اللہ سے دو سو ڈول کھینچنے مروی
ہین فقہانے کہا کہ فتوی دیا امام محمد رحمہ اللہ نے دو سو ڈول کھینچنے کا جب دیکھے کنوین بغداد کے کہ اکثر اونمین تین سو
ڈول سے زیادہ پانی نہین ہوتا ہے اور امام ابی حنیفہ رحمہ اللہ سے سو ڈول کھینچنے مروی ہین فقہانے اس فتوے کی
یہ وجہ لکھی ہے کہ کوفہ کے کوون مین پانی کم ہوتا ہے وہان آپنے یہ فتوی دیا اور ہدایہ مین لکھا ہے کہ امام ابی حنیفہ رحمہ اللہ سے
جامع صغیر مین مروی ہے کہ اسقدر کنوین کا پانی کھینچا جائیگا کہ کھینچنے والے پر غالب آوے اور مقدار غلبے کی بیان نفرمائی
اور وجہ بیان نکرنے کی یہ ہے کہ مقدار غلبے کی متفاوت ہوتی ہے اور کھینچنا اسقدر چاہیے کہ عجز ظاہر ہو یہی صحیح ہے اسواسطے کہ
شرع مین طاعت بحسب طاقت ہے اور بعض فقہانے کہا ہے کہ ابی حنیفہ رحمہ اللہ کے قول پر اسقدر پانی کھینچنا واجب ہے
کہ ظن غالب ہو کہ اسی قدر پانی وقت کھینچنے کے تھا اور اصح تفسیر غلبے کی عجز ہے امام ابی یوسف رحمہ اللہ سے اسکے
دو طریقے مروی ہین ایا یہ کہ قریب کنوین کے ایک خندق کھودین کہ گہرائی اور چوڑائی اوسکا اسقدر ہو جسقدر
کنوین مین پانی ہے اور گچ کیجائیگی بعض مشائخ کے قول پر پھر پانی کنوین سے کھینچکے اوسمین ڈالین کہ جب خندق
بھر جاوے تو معلوم ہوگا کہ سب پانی کنوین کا کھنچ گیا اور دوسرے یہ کہ ایک لکڑی کنوین مین ڈالین کہ جب پانی مین
ڈوبے وہان نشان کردین گے بعد اوسکے دس ڈول کھینچین گے پھر لکڑی ڈالکر دیکھین گے کہ کسقدر پانی کم ہوا اگر
بقدر دسوین حصے کے کم ہوا ہے تو جانین گے کہ بقدر سو ڈول کے باقی ہے مگر فقہانے کہا ہے کہ یہ راستے اوس وقت
مستقیم ہے کہ کنوان اوپر سے نیچے تک برابر ہو اور ابی نصر محمد بن سلام سے مروی ہے کہ جو دو آدمی بصارت تام
رکھتے ہون اندازہ کرنے پانی مین وہ اندازہ کرین جس قدر کہین اوسی قدر پانی کھینچا جائے گا یہ اصح اور
اشبہ ہے فقہ سے اور معراج الدرایہ مین لکھا ہے کہ یہی مختار ہے اور نقایہ مین لکھا ہے کہ واسطے اندازے پانی کے
ایک شخص صاحب بصارت کافی ہے لیکن اکثر کتب مین دو شخص صاحب بصارت شرط ہین اور اسی قول کی جماعت نے

تسمیح کی اور مختار کیا ہے اور تصحیح کی امام حسام الدین نے شرح جامع صغیر مین کہ اعتبار غلبے کا ہے یعنی عجز کا اور
فتوی اس پر ہے کہ مفوض کیا جاوے بڑے مبتلا بہ پر اور خلاصہ مین لکھا ہے کہ تین سو ڈول کھینچے یہ فتوی کا ہے اور معراج
الدرایہ مین لکھا ہے کہ امام محمد رحمہ اللہ کا قول مختار ہے اب اس مسئلے مین تصحیح اور فتوی مختلف ہوا اور فتوی امام محمد
کے قول پر اسہل ہے لوگوں کی آسانی کے واسطے اور عمل روایت ابی نصر رحمہ اللہ پر اوحط ہے اسواسطے کہ اختیار مین لکھا ہے
کہ جو امام محمد رحمہ اللہ سے مروی ہے وہ آسان ہے لوگون پر لیکن پوشیدہ نہین ہے ضعف اوسکا اس لیے کہ جب شرع نے
حکم دیا سب پانی کھینچنے کا بسبب نجاست کے تو اوسکی طہارت کم ڈول کھینچنے سے یعنی عدد معین سے موقوف ہے
اوس مقدار کی روایت مسموع پر اور یہ کہان بلکہ ماثور ابن عباس اور ابن زبیر رضی اللہ عنہما سے اسکے خلاف ہے اور
بعض متاخرین نے اختیار کیا کہ اظہر یہ ہے کہ جسوقت ممکن ہو بند کرنا کنوین کے چشمونکا بے اشکال تو بند کرین گے
اور سب پانی کھینچین گے اور اگر بند کرنا چشمونکا مشکل ہے اور جانا کہ اس کنوین مین اوپر سے نیچے تک طول عرض
و عمق یکسان ہے تو لکڑی ڈال کے جو طریقہ مذکور ہوا کرین گے اگر اسکا بھی علم نہین ہے تو اگر ممکن ہو عمل اندازہ
دو شخص صاحب بصارت پر کرین گے اور اگر یہ بھی متعذر ہو تو اسقدر پانی کھینچین گے کہ عجز ظاہر ہو بسبب اپنے گمان کے
غلبے کے یہ تقریر صاحب بحر الرائق کی تمام ہوئی انکے آخر قول سے دریافت ہوا کہ اسقدر پانی کھینچین گے کہ عجز ظاہر
ہو اور جنہون نے امام محمد رحمہ اللہ کے قول پر فتوی دیا اوسکو ضعیف کہا لیکن قاضی القضاۃ علامہ بدر الدین
محمود عینی بنایہ شرح ہدایہ مین عجز کی اسطرح تصریح فرماتے ہین کہ کنوین سے اسقدر پانی کھینچنا چاہیے کہ عجز ظاہر ہو اور
جب عجز ظاہر ہوگا تو تکلیف ساقط ہوگی فتاوی قبلی مین ابی حنیفہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ جب دو سو یا تین سو ڈول
کھینچے تو گویا غلبہ ہوا یعنی عجز ظاہر ہوا یہی مختار ہے اور فتاوی تاتارخانیہ مین ہے جس جا سب پانی کھینچنا واجب ہوا تو
اسقدر کھینچین گے کہ غلبہ ہو ینابیع مین اسکو صحیح لکھا ہے اور فتاوی عتابیہ مین ابی حنیفہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ جب
دو سو یا تین سو ڈول کھینچے تو غلبہ ہوا یہی صحیح ہے اور بضاعت مزجات مین ملا عصام لکھتے فرماتے ہین کہ جب دو شخص
صاحب بصارت کو نہ پائے تو قول محمد رحمہ اللہ پر عمل کرے اور دو سو ڈول کھینچے تو کافی ہے واسطے طہارت کے
اور زیادتی دو سو پر طمانیت کے لیے ہے مگر تجاوز تین سو سے وسواس ہے ان سب تحریروں سے دریافت ہوا
کہ تین سو ڈول تک کھینچنا چاہیے یہی عجز ہے اسی پر فتوی ہے **مسئلہ** بعض کتب مین امام ابی حنیفہ رحمہ اللہ سے
مروی ہے کہ کنوین کا عرض و عمق بالشت سے ناپ لین گے پھر ضرب دین گے عمق کو عرض مین پھر ہر بالشت
کے دو ڈول کھینچین گے **مسئلہ** کنوین کی مٹی واسطے حرج کے کھینچنا واجب نہین ہے اسی پر فتوی ہے

چودھوان چشمہ اگر کنوان نجس ہو جائے تو کس ڈول سے پانی کھینچین اور پے در پے کھینچنا شرط
ہے یا نہین **مسئلہ** جب کنوین سے چند ڈول پانی کھینچنا واجب ہوا تو کس ڈول سے کھینچین گے جو معتبر ہو

[illegible]

لوگون نے اس کنوین کے پانی سے وضو کیا تھا اگر گرنیکا وقت معلوم ہے تو اوسی وقت سے نماز کا اعادہ کرین اور اگر
گرنیکا وقت دریافت نہین ہے تو امام ابی حنیفہ رحمۃ اللہ نے کہا ہے کہ اگر جانور پہولا یا پہٹ گیا ہے
تو تین دن رات کی نماز پہیرین ورنہ ایکدن رات کی نماز کا اعادہ کرین اور صاحبین رحمہما اللہ کے نزدیک جب تک
گرنیکے وقت کا یقین نہو نماز نہ پہیرین کے اسی پر فتوی ہے **مسئلہ** کوئی جانور کنوین مین پہول یا پہٹ
گیا ہے تو جو کہانا اس پانی سے تین روز تک پکا ہے نہ کہاتے اور اگر پہولا یا پہٹا نہین تو جو کہانا اوس دن
پکا ہے نہ کہائے اور اوسی کو لیا ہے ابی حنیفہ رحمۃ اللہ نے اور ابی یوسف رحمۃ اللہ سے مروی ہے کہ جب
کنوین کا پانی کہینچنا واجب ہوا تو جو چیز اس پانی سے پکی ہے انسان کو نہ کہلائے اور کتے وغیرہ کو کہلانیکا کچہ
مضائقہ نہین اور بعض نے کہا کہ کفار کے ہاتہ بیچ ڈالے اور اوس پانیکو گلی مین چیز کنے کا کچہ مضائقہ نہین
اور چارپایونکو یہ پانی نہ پلاوے اور اگر اس پانی مین آٹا گوندہا ہے تو یہ چارپایون کو کہلاوے **مسئلہ** صاحبین
رحمہما اللہ نے کہا نجاست چاہ کا وقت علم کے حکم کیا جائیگا لوگون پر کچہ نماز کا اعادہ لازم نہین ہے نہ دہونا
اوس کپڑیکا جسپر کنوین کا پانی پہونچا قبل علم کے یہی قیاس ہے اسلیے کہ شک سے یقین زائل نہین ہوتا ہے
اور ہم یقین رکہتے ہین اوسکے طہارت کا زمان گذشتہ مین اور نجاست کا شک ہے اسواسطیکہ احتمال ہے
کہ وہ جانور اور کہین مرا ہو پہر ہوا سے کنوین مین گرا ہو یا بعض شہدا یا لڑکون یا بعض جانور نے کنوین مین
ڈالا ہو جیسا ابی یوسف رحمۃ اللہ سے منقول ہے کہ مین نے دیکہا چیل کو اوسکے چونچ مین چوہا مرا دبا ہے اور
کنوین مین ڈالدیا یہ دیکہہ کے ابی یوسف رحمۃ اللہ نے اپنے قول سے اس قول کیطرف رجوع کی **سولہوان**
چشمہ جوٹے کہانے اور پانی کے بیان مین فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ شَرِبَ سُؤْرَ
أَخِيهِ كُتِبَ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ جو کوئی پیے جوٹا اپنے بہائیکا لکہی جائینگی اوسکے واسطے دس نیکیان
مسئلہ بعض کتب مین لکہا ہے کہ جوٹا چار قسم پر ہے اولی وہ جسکی طہارت پر اتفاق ہے بیکراہت مثل جوٹے
بنی آدم کے مسلم ہو یا کافر چہوٹا ہو یا بڑا مرد ہو یا عورت پاک ہو یا نجس حائض ہو یا جنب الا شراب پینے کیوقت
شرابیکا جوٹا نجس ہے لیکن اگر شراب پینے کے بعد اوسنے تین بار اپنے رال گہونٹی ہو تو طاہر ہے ابی حنیفہ رحمۃ اللہ
کے نزدیک یا جس شخص نے شراب پی پہر تہوڑی دیر کے بعد اپنے مونہہ زبان سے چاٹ لیے اور تین بار رال
گہونٹی اور پانی پیا تو پانی بچا ہوا طاہر ہے مگر مسکی موچہین بڑی ہین رہ اگرچہ بعد ساعت کے بہی پیے جب بہی
طاہر نہوگا اسواسطیکہ بڑے بال جو نجس ہو جاتے ہین وہ زبان کے چاٹنے سے پاک نہین ہوتے ہین اور ایسے ہی
جن جانورونکا گوشت کہانا حلال ہے اونکا جوٹا بہی طاہر ہے مثل اونٹ اور گائو اور بکری کے دوسری قسم
کا جوٹا نجس وہ جوٹا درندے چارپایون کا ہے تیسری قسم کا مکروہ وہ جوٹا بلی وغیرہ کا ہے چوتہے قسم

پھسنے میں اونکا جھوٹا مکروہ ہے اور اگر اونکی چونچین نجاست بھری ہے تو پانی نجس ہوگا اور اگر ٹھیلون میں نہ دین چھوٹے
اور نجاست بھی نہیں کھاتے ہیں تو اونکا جھوٹا طاہر ہے **مسئلہ** جھوٹا اون جانوروں کا جنمیں
خون سائل نہیں ہے اور پانی میں رہتے ہیں یا پانی میں نہیں رہتے طاہر ہے **مسئلہ** جھوٹا پرندون
درندون کا جس طرح باز و چرغ و شاہین و چیل اور مانند انکے مکروہ ہے اور بعض نے کہا مکروہ
تنزیہی ہے اور بعض نے کہا کہ مکروہ تنزیہی بھی نہیں ہے یہی صحیح و مختار ہے اور ابی یوسف رحمہ اللہ
سے مروی ہے کہ اگر یہ جانور مقید ہیں اور انکا پالنے والا جانتا ہے کہ انکی چونچین نجاست نہیں ہے تو مکروہ
نہیں ہے اور اس روایت کو مشائخ نے مستحسن رکھا اور اسیطرح وہ پرندے جنکا گوشت نہیں کھایا جاتا ہے
اونکا جھوٹا بھی مکروہ ہے استحساناً **مسئلہ** پسینا دائم الخمر کا نجس ہے **مسئلہ** پسینا جنب کا طاہر ہے اگر کنوین یا کپڑے
پر پڑیگا فاسد نہ کریگا اور اسی طرح دودھ بچی کا ایک قول پر طاہر ہے **مسئلہ** اسی طرح دودھ عورت کا طاہر
اور اسی طرح دودھ مردہ بکری یا گائو کا اور اگر دودھ عورت میت کا پانی میں گرا نجس کریگا **مسئلہ**
آب دہن ہاتھی کا نجس ہے اگر سونڈہ سے کپڑے پر پونہچا نجس کرے گا **مسئلہ** جو پانی کہ
زندہ کے منہ سے نکلتا ہے طاہر ہے اور جو میت کے منہ سے نکلتا ہے نجس ہے اور جو پانی کہ سوتے کے
منہ سے نکلا یا پیٹ سے آکے منہ سے نکلا طاہر ہے اسواسطے کہ جو پانی منہ سے نکلتا ہے وہ بلغم سے پیدا ہوتا ہے
طاہر ہوگا جسطرح پر ہو ابی حنیفہ و محمد رحمہما اللہ کے نزدیک اسی پر فتوی ہے **تیرھوان چشمہ** پانی مستعمل کے
بیان میں **مسئلہ** مستعمل ابی حنیفہ و ابی یوسف رحمہما اللہ کے نزدیک اوسے کہتے ہیں جس سے زائل کیا جاوے حدث
یا قصد کیا جاوے تقرب کا اور محمد رحمہ اللہ کے نزدیک مستعمل ہوتا ہے قصد تقرب سے نہ سقوط فرض سے اگر حدث زائل نکیا جاوے
اور نہ قصد کیا جاوے تقرب کا تو پانی مستعمل نہ ہوگا بلا خلاف اگر محدث یا جنب یا حائض غسل کرے نہ واسطے تقرب کے
نہ واسطے نماز کے تو پانی مستعمل ہوگا شیخین رحمہما اللہ کے نزدیک اور محمد رحمہ اللہ کے نزدیک مستعمل نہوگا اور اگر غیر
اور غیر محدث اور غیر جنب نے وضو کیا نہ واسطے تقرب کے تو پانی مستعمل نہوگا **مسئلہ** لڑکے نے وضو کیا تو مستعمل
ہونے میں متاخرین نے اختلاف کیا لیکن مختار یہ ہے کہ اگر لڑکا عاقل ہے تو پانی مستعمل ہوگا ورنہ نہیں اسیطرح
اگر لڑکے کو وضو کرنا سکھایا اور فقط قصد تعلیم کا ہے تو پانی اس وضو کا مستعمل نہوگا **مسئلہ** جسطرح پانی مستعمل ہوتا ہے
وضو کرنے سے اور غسل جنابت سے اسیطرح مستعمل ہوتا ہے غسل احرام و اسلام سے اور وضو اوپر وضو کے اور
غسل نماز جمعہ و نماز عیدین و عرفہ کی رات و لیلۃ القدر سے اسی طرح اگر عورت نے غسل کیا حیض یا نفاس کا
یا غسل دیا میت کو پھر غسل کیا ان سب صورتوں میں پانی مستعمل ہوگا واسطے قائم کرنے قربت کے **مسئلہ**
مستعمل پانی کی تین قسمیں ہیں ایک مستعمل نجس ہے بہ نجاست خفیفہ بالاتفاق مثل استنجے کے پانی کے و غسالہ کپڑے

نجس کہے اور تیسرے مستعمل طاہر و طہور ہے بالاتفاق مثل غسالہ حبوب و بقول و کپڑے طاہر کے اور تیسرے مستعمل مین
ائمہ کے اقوال مین وہی وہ پانی ہے کہ مستعمل ہوتا ہے نجاسات حکمیہ مین مثل وضو و غسل کے ابی حنیفہ رحمہ اللہ نے
کہا ہے کہ یہ نجس ہے بہ نجاست غلیظہ اور ابی یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک نجس ہے بہ نجاست خفیفہ اور محمد رحمہ اللہ
کے نزدیک طاہر غیر طہور ہے اسی پر فتوی ہے مسئلہ ہمارے اصحاب نے اتفاق کیا روایات ظاہرہ مین اسبات پر کہ
مستعمل پانی بدن مین طہور نہین باقی رہتا ہے اور اختلاف کیا اوسکی طہارت مین اور جس سبب سے وہ مستعمل ہوتا ہے
اور کسوقت وہ پانی مستعمل کہلاتا ہے جب واسطے سقوط فرض کے نیت کی ہو یا قصد ٹھنڈک یا ڈول نکالنیکا کنوئین
سے کیا ہو ابی حنیفہ و ابی یوسف رحمہما اللہ نے کہا مستعمل ہوتا ہے اور محمد رحمہ اللہ نے کہا مشہور روایت مین ہے
کہ مستعمل نہین ہوتا ہے اور بالاتفاق مستعمل اس سبب سے ہوتا ہے کہ واسطے طہارت کے استعمال کیا ہو اور ثبوت حکم
استعمال مین اتفاق اس بات پر کہ جب تک عضو پر ہے حکم استعمال کا نہ پایا جائیگا اور بعد زوال کے عضو سے اختلاف
ہے بعض نے کہا کہ مستعمل ہوگا اگرچہ ہوا مین ہو اس دلیل سے کہ اگر محدث نے اپنے دونون بازو دھوئے اور کسی نے
اوسکے نیچے اپنے ہاتھ اوسی پانی سے دھوئے نہین جائز ہے یہ مروی ہے ہمارے اصحاب رحمہم اللہ سے اور
اسیطرح اگر محدث نے اپنے کسی عضو کو دھویا اور قبل مجتمع ہونے اس پانی کے کسی جگہ اوس سے دوسرا عضو دھویا
جائز نہین ہے مگر ابی مطیع بلخی رحمہ اللہ کے قول پر اور بعض نے کہا مستعمل اوسوقت ہوگا کہ کسی جگہ ٹھہرے اور تحرک
موقوف ہو جائے اور طہارت پانی مستعمل مین اختلاف ہے شیخین رحمہما اللہ کے نزدیک مشہور قول پر نجس ہے اور امام محمد
رحمہ اللہ کے نزدیک طاہر ہے پس اگر مستعمل پانی استنجے کا کپڑے پر بقدر درہم پونہچا تو اس سے ہمارے نزدیک نماز جائز
نہین اگر استنجے کا نہین ہے تو ایک روایت ابی حنیفہ و ابی یوسف رحمہما اللہ پر نماز کو منع نہ کریگا جب فاحش ہو اور
فاحش ابی حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک اوسے کہتے مین جسے دیکھنے والا فاحش کہے اور بعض نے کہا کہ چوتھائی
کپڑے بھر ہو تو کثیر ہے اور ابی یوسف رحمہ اللہ نے کہا اگر ایک بالشت بھر چوڑا اور ایک بالشت لنبا ہو تو کثیر
ہے اور روایت محمد کی ابی یوسف رحمہما اللہ سے یہ ہے کہ مقدر کیا گیا چوتھائی پر بعض نے اس سے مراد لی چوتھائی
آستین و دامن کی نہ چوتھائی سب کپڑے کی مسئلہ کنوئین مین مستعمل پانی گرا ایک روایت ابی حنیفہ رحمہ اللہ سے ہے
کہ اگر غسالہ جنابت کا ہے تو سو ڈول کہینچے جائینگے کہ پاک ہو اور اگر وضو کا پانی ہے تو چالیس ڈول
کہینچے جائینگے اور صحیح یہ ہے کہ جبتک کنوئین کے پانی پر مستعمل پانی غالب ہو فاسد نہ کریگا مسئلہ پانی
مکروہ کنوئین مین گرا حسن زیاد نے ابی حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے کہ چند ڈول کہینچین گے اور مختار
خواہر زادہ امام فخر رحمہ اللہ کے نزدیک یہ ہے کہ دس ڈول کہینچین گے پاک ہوگا مسئلہ پانی مشکوک کنوئین مین گرا
حسن زیاد رحمہ اللہ نے ابی حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے کہ چند ڈول کہینچین گے نہ ہو اسلیئے کہ نجس ہے

بلکہ واسطے کہ پاک اور پاک کرنیوالا ہو **مسئلہ** ایک شخص جنب نے کنوین سے ڈول کھینچکے پانی اپنے سر پر
ڈالا پہر دوسرا ڈول کنوین مین ڈالا اور اوسکے بدن سے کنوین مین قطرے پانی کے ٹپکے اسکا کچہ اعتبار
نہین اگرچہ پانی مستعمل ابی یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک نجس ہے لیکن اسوقت گویا کہ حکم نجاست کا ساقط
ہوا اسواسطے کہ اس سے بچنا غیر ممکن ہے **مسئلہ** جنب نے غسل کیا ایک کنوین مین پہر دوسرے مین پہر تیسرے مین
اسی طرح دس کنوؤن مین یا زیادہ ابی یوسف رحمہ اللہ نے کہا ہے سب کنوین نجس ہو نگے اور محمد رحمہ اللہ
نے کہا کہ تیسرے کنوین سے یہ شخص طاہر نکلیگا پہر دیکھین گے اگر اسکے بدن پر عین نجاست ہے سب کنوین
نجس ہون گے اور اگر اوسکے بدن پر عین نجاست نہین ہے تو سب کنوؤن کا پانی مستعمل ہوگا پہر تیسرے
کنوین کے غسل کے بعد اگر اسکے نیت غسل کی ہے تو پانی مستعمل ہوگا اور اگر اسکی نیت غسل کی نہین ہے تو
مستعمل نہوگا **مسئلہ** اپنے سر کے بال مُنڈا نیکو دہوے اور با وضو ہے تو پانی مستعمل نہوگا **مسئلہ** عورت
نے کسی کے بال اپنے بالون مین وصل کیے اور جو بال وصل کیے ہین وہ دہوئے تو پانی مستعمل نہوگا اور
اگر اپنے بال دہوے تو مستعمل ہوگا **مسئلہ** جنب نے ایک پیر کو دوسرے پیر پر رکہکے غسل کیا
نیچے کا پیر اوپر کے پانی سے پاک ہوگا بخلاف وضو کے **مسئلہ** کسی نے اپنا ہاتہ کہانے
کے پہلے یا بعد دہویا پانی مستعمل ہوگا **مسئلہ** جنب نے کلّی کی نیت سے منہ مین پانی نہین لیا
تو مستعمل نہوگا محمد رحمہ اللہ کے قول پر اور اسی طرح اگر اپنے منہ مین پانی لیا اور اوس سے
اپنے اعضا دہوئے یا برتن مین بہر دیا تو طاہر اور طہور ہے اور ابی یوسف رحمہ اللہ نے
کہا ہے کہ وہ طہور باقی نہ رہے گا یہی صحیح ہے **مسئلہ** محدث نے اپنا سر برتن مین
مسح کے واسطے ڈالا تو پانی مستعمل نہوگا ابی یوسف رحمہ اللہ کے قول پر اسواسطے کہ پانی
اوس چیز سے نجس ہوتا ہے جس سے غسل کیا جاے اور ارادہ کیا جائے گا غسل کا لیکن
جس چیز سے مسح کیا جاتا ہے وہ مستعمل نہین ہوتا ہے اگرچہ اوس سے مسح کا ارادہ کیا ہو اور محمد
رحمہ اللہ نے کہا کہ اگر محدث کے دونون بازوؤن پر جبائر ہون دونون کو پانی مین ڈبویا یا اپنے سر کو برتن مین
ڈبویا جایز نہین اور پانی مستعمل ہوگا **مسئلہ** غسالہ برتن مین گرا اگر تہوڑا ہے فاسد نہ کریگا اور تہوڑا اوسے
کہتے ہین کہ ظاہر نہو جس مقام پر پانی مین قطرہ گرا ہے مثل شبنم کے اور اگر ظاہر ہے اور دیکہا تو وہ بہت
ہے **مسئلہ** بعد وضو اور غسل کے کچہ مضائقہ نہین کہ اپنا جسم رومال سے پونچے اور مروی ہے کہ بیشک
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اسطرح کیا ہے یہی صحیح ہے اور بعض نے کہا کہ مکروہ ہے اور بعض نے کہا
کہ وضو کرنیوالیکو مکروہ ہے نہ غسل کرنیوالیکو **مسئلہ** ایک شخص نے جنابت کا غسل کیا اوس سے کچہ برتن مین پانی

ٹپکا یہ برتن کا پانی فاسد نہو گا اسواسطے کہ اسکا امتناع نہین ہوسکتا ہے اگر ہم کہین کہ یہ پانی نجس ہوتا ہے
تو لوگون پر کام تنگ ہوجاے اور حق تعالی فرماتا ہے یُرِیْدُ اللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَ
اللہ چاہتا ہے تم پر آسانی اور نہین چاہتا تم پر تنگی اور فرمایا حق جل شانہ نے وَمَا جَعَلَ عَلَیْکُمْ
فِی الدِّیْنِ مِنْ حَرَجٍ اور نہین کی تم پر دین مین تنگی اور فرمایا حق سبحانہ نے لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَہَا
نہین تکلیف دیتا اللہ مگر اوسکی وسعت کے موافق مسئلہ غسالہ میت کا اگر غسل دینے والے کے کپڑے
پر اسقدر پہونچا کہ اوس سے بچنا ممکن نہین ہے تو معاف ہے مسئلہ غسالہ میت کا نجس ہے اور محمد رحمہ اللہ
نے اسکو مطلق چھوڑا اسواسطے کہ وہ کہتے ہین کہ میت اکثر نجاست سے خالی نہین رہتا ہے اور اصح یہ ہے کہ
جب میت کے بدن پر نجاست نہوگی پانی مستعمل ہوگا نجس نہوگا مسئلہ وہ کپڑا جس سے میت کا جسم
پونچھا جاتا ہے طاہر ہے جسطرح زندہ اپنے جسم کو بعد غسل کے پونچھے مسئلہ کسی نے سوا اعضا
وضو کے اور اعضا اپنے دہوئے جسطرح پہلا ور ران اصح یہ ہے کہ پانی مستعمل نہوگا بخلاف اعضای وضو کے
مسئلہ مستعمل پانی پینا مکروہ ہے مسئلہ وضو کیا طاہر نے میل یا خمیر یا مٹی دہونیکو یا غسل کیا
طاہر نے ٹھنڈک کے واسطے تو پانی مستعمل نہوگا مسئلہ جنب یا محدث نے برتن مین ہاتھ ڈالا پانی
نکالنے کو مستعمل نہوگا بلا خلاف واسطے ضرورت کے اسلیے کہ انسان اکثر چھوٹا برتن ڈبونیکو نہین پاتا ہے
اور ممکن نہین کہ بڑے برتن سے پانی اونڈیلے تو مضطرب ہوتا ہے کہ کیا چیز ڈبووے تو اوسوقت ہاتھ
قائم مقام چھوٹے برتن کے ہے مسئلہ کپڑے پاک کو یا جس چارپائے کا گوشت کھایا جاتا ہے دہویا
پانی مستعمل نہوگا اسی طرح اگر بدن یا سر سے مٹی دہوئے مسئلہ گلاب سے وضو کیا تو مستعمل نہوگا بلا خلاف
مسئلہ مستعمل پانی پانی خالص مین گرا بعض نے کہا اوس سے وضو نہین جائز ہے اگرچہ تھوڑا ہوا اور بعض نے
کہا جائز ہے یہی صحیح ہے مسئلہ ہتیلی دہونیکو یا نہین ڈالی نجس ہوگا اور بعض نے لکھا کہ یہ قول ابی یوسف
رحمہ اللہ کا ہے اور محمد رحمہ اللہ کے نزدیک طاہر ہے اسی پر فتوی ہے مسئلہ اپنے اعضا کو رومال سے پونچھا
وہ بھیگ گیا یہانتک کہ کثیر ہوگیا یا کپڑے پر اعضا سے پانی ٹپکا اور کثیر ہوا اس سے نماز جائز ہے اسواسطے کہ
مستعمل پانی محمد رحمہ اللہ کے نزدیک طاہر ہے یہی مختار ہے اور شیخین رحمہما اللہ کے نزدیک نجس ہے لیکن
اعتبار نجاست کا واسطے ضرورت کے اس جگہ ساقط ہے اٹھارہوان چشمہ پانی فواکہات اور بقول
وغیرہ کے حکم مین مسئلہ نہین جائز ہے وضو تربوز اور ککڑی اور کہیرے اور فواکہ کے پانی سے کہ اونکو نرم کرکے
نچوڑین اور بعض نے آب فواکہ کی تفسیر مین لکھا ہے کہ سیب اور بہی کو نرم کرکے پانیمین پکائین پھر
نچوڑین غرض جواز دونون صورتون مین نہین کہ آب مطلق نہین ہے اور نہ اوس پانی سے جو ربیع مین تاک

انگور سے بہتا ہے اسی طرح ذکر کیا شمس الائمہ حلوائی رحمہ اللہ نے اور نہ گلاب سے اور نہ زعفران و صابون کے پانی سے جب پانیکا نام و رقت جاتی رہے اور گاڑھا ہو جائے اور اگر رقت و لطافت و نام پانی کا باقی ہے تو وضو جائز ہے مسئلہ جس چیز سے صفائی مقصود ہوتی ہے اگر پانی مین پڑے اوس پانی سے وضو جائز ہے اگرچہ متغیر ہو مسئلہ جو کی پتی وغیرہ پانی مین پکائی اور رنگ متغیر ہو گیا لیکن رقت باقی ہے تو وضو جائز ہے اور اگر گاڑھا ہو گیا تو جائز نہین مسئلہ جائز نہین وضو انگور تر کے پانی سے اور نبیذ انگور خشک سے یہی صحیح ہے مسئلہ غسل و وضو جائز نہین ہے نبیذ خرمے سے ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک یہی صحیح ہے مسئلہ کسی اشربہ وغیرہ اشربہ سے مثل سرکے کے و شوربے کے وضو جائز نہین ہے مگر نبیذ خرمے سے وضو جائز ہے جب پانی مطلق نہو اول قول ابو حنیفہ رحمہ اللہ پر اور پایا جانا اس پانی کا تیمم کو منع کرتا ہے اور نبیذ خرما اوسے کہتے ہین کہ چھوارے پانی مین ڈالین اوس پانی مین اوسکی شیرینی آ جاوے اور گاڑھا یا نشیلا نہو اگر نشیلا ہو گیا تو اوسکا پینا حلال نہین ہے اور اوس سے وضو بھی جائز نہین ہے اگر اوسے تھوڑا پکایا تو صحیح یہ ہے کہ اوس سے وضو جائز نہین ہے قول ابی یوسف رحمہ اللہ پر تیمم کرے وضو نکرے اس سے دوسرے قول ابو حنیفہ رحمہ اللہ پر اور قول محمد رحمہ اللہ پر جمع کرے وضو و تیمم کو اگر اوسکے ساتھ گدہے کا جھوٹا اور نبیذ خرما ہو تو گدہے کے جھوٹے سے وضو کرے اور تیمم کرے اور نبیذ خرمے کیطرف التفات نکرے اسواسطے کہ گدہے کا جھوٹا اصل مین طہور ہے اب گدہے کے پینے سے مشکوک ہوا اور نبیذ تمر اصل مین طہور نہین ہے مسئلہ نمک کے پانی سے وضو جائز نہین ہے مسئلہ پانی مطلق متغیر ہوا مٹی یا خاک یا گچ یا نورہ یا دیر تک ٹھہرنے سے وضو جائز ہے مسئلہ جس پانی مین خاک ملی ہے اور بہتا ہے وضو کیا لیکن پانی غالب و رقیق ہے شیرین ہو یا کھاری جائز ہے اور اگر گاڑھا ہے تو وضو جائز نہین ہے مسئلہ چنا یا باقلا پانی مین ڈالا اور متغیر ہوا رنگ و مزا و بو اگر رقت باقی ہے تو وضو جائز ہے اسواسطے کہ پانی کا نام و طبع باقی ہے مسئلہ معتبر صورتون مذکورہ مین باقی رہنا رقت کا ہے اگر چنا یا باقلا وغیرہ پکایا گیا اور پانی رقت پر باقی ہے تو وضو جائز ہے ورنہ نہین مسئلہ پانی مین روٹی بھگوئے اور رقت باقی ہے تو وضو جائز ہے اور اگر گاڑھا ہو گیا تو وضو جائز نہین ہے مسئلہ پھٹکری پانی مین ڈالے اور وہ سیاہ ہو گیا مگر رقت باقی ہے تو وضو جائز ہے مسئلہ برف پانی مین ڈالے وہ گاڑھا ہو گیا اوس سے وضو جائز نہین کہ وہ بمنزلہ جمے ہوئے برف کے ہے اور اگر گاڑھا نہین ہے تو وضو جائز ہے مسئلہ جو چیز پانی مین ملی سوا پانی فواکہات کے اور پانی پر غالب ہوئی تو اوسکا حکم اوسی چیز کا حکم ہے نہ حکم پانیکا اوس سے بھی وضو جائز نہین اور اگر پانی غالب ہے تو اوسکا حکم حکم پانیکا ہے اوس سے وضو جائز ہے مثل دودھ وغیرہ کے

وشیرہ کے اگر پانی غالب ہوگا تو وضو جائز ہے اور اگر غلبہ دودہ اور رس کے اور شیرہ کو ہے تو وضو جائز نہین ہے مسئلہ
پانی مین درختون کی پتیان گرین اور رنگ اور بو اور مزا متغیر ہوگیا وضو جائز ہے مشائخ حنفیہ کے نزدیک مسئلہ
ان سب صورتون مین اعتبار غلبے کا ہے اوسکی تین صورتین ہین پہلے اعتبار رنگ کے غلبے کا پہر مزے کے پہر اجزا کے
اگر ایک چیز کا رنگ مخالف ہے پانی کے رنگ کے مثل دودہ اور شیرے اور رس کے اور زعفران وغیرہ کے تو اعتبار رنگ
کا ہے اگر پانی کا رنگ غالب ہے تو وضو جائز ہے ورنہ نہین اور اگر اوس چیز کا رنگ پانی کے رنگ سے موافق ہے
مثل پانی تربوز وغیرہ کے تو اعتبار مزے کا ہے اگر پانی کا مزا غالب ہے تو وضو جائز ہے ورنہ نہین مثل پانی انگور وغیرہ کے
اگر کوئی چیز ایسی ہے کہ اوسکا مزا پانی مین ظاہر نہین ہوتا ہے تو اعتبار کثرت اجزا کا ہے یہ سب صورتین محمد رحمہ اللہ کے
نزدیک معتبر ہین اور ابی یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک غلبہ اجزا کا معتبر ہے نہ رنگ کا یہی صحیح ہے اگر اجزا پانی مطلق
کے غالب ہین تو وضو جائز ہے اور اگر مغلوب یا برابر ہین تو وضو جائز نہین ہے اسی پر فتوی ہے مسئلہ پانی خالص
پکایا گیا اور متغیر ہوگیا اوس سے وضو جائز ہے مسئلہ جو پانی دہوپ سے گرم ہوا اوس سے وضو کا کچہ مضائقہ
نہین حنفیہ کے نزدیک اور شافعی رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ مکروہ ہے طب کے رو سے اور بعض نے لکہا کہ جو پانی
دہوپ سے گرم ہوا ہے اوس سے وضو مکروہ ہے واسطے قول علیہ السلام کے کہ فرمایا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے
جسوقت پانی دہوپ سے گرم ہوگیا لا تفعلی یا حمیراء فانہ یورث البرص نکر تو ایسا اے حمیرا کہ وہ برص پیدا کرتا ہے اور
اسی طرح حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے منقول ہے مسئلہ جو پانی کہ آگ پر گرم ہوا ہے اوس سے طہارت مکروہ
نہین ہے مسئلہ جو پانی کہ نجاسات سے گرم کیا جاتا ہے اوس سے وضو مکروہ نہین ہے مسئلہ کنوین کا پانی اور دریا کا اور نہر کا
جو دہوپ سے گرم ہوجاتا ہے اوس سے وضو مکروہ نہین ہے انیسوان چشمہ برتنون کے پانی کے حکم مین مسئلہ
اگر کنوین کا پانی کہینچکے برتن مین رکہا بعد تہوڑی دیر کے برتن مین چوہا مرا پایا برتن نجس ہے کنوان طاہر ہے اسواسطے کہ
احتمال اسکا ہے کہ کنوین سے نہ نکلا ہو برتن مین گرا ہو مسئلہ ایک برتن مٹکے سے پانی نکالنے کو رکہدیا اور کہا
اس سے پیو اور وضو کرو جبتک یقین نہو کہ اسمین نجاست ہے وضو کرے مسئلہ مٹکا پانی سے بہر ار کہا ہے
اوس سے پانی رستا ہے یا ایسا ٹوٹا ہے کہ قطرہ قطرہ پانی ٹپکتا ہے اوس جگہ کتے نے اپنا منہ لگایا مٹکے کا پانی طاہر ہے
مٹکا تین بار دہو ڈالے طاہر ہوگا مسئلہ انسان کو اپنے وضو کے واسطے برتن خاص کرنا مکروہ ہے
مسئلہ لڑکے نے اپنا ہاتہہ یا پیر برتن مین ڈالدیا اگر جانا کہ اسکا ہاتہ یقینی نجس ہے تو وضو جائز نہین
اور اگر جانا کہ اسکا ہاتہ یقینی طاہر ہے تو وضو جائز ہے اور اگر نہین جانتا کہ اسکا ہاتہ یا پیر نجس ہے یا طاہر تو مستحب
ہے کہ اور پانی سے وضو کرے اس لیے کہ لڑکا اکثر نجاست سے عادتاً خالی نہین رہتا ہے اور اگر وضو کرلیا تو جائز ہے
اور اگر لڑکے کے ساتہ کوئی محافظ ہے تو پانی طاہر اور طہور ہے مسئلہ ایک شخص پانی لایا اگر مسلمان

عادل نے کہا کہ یہ نجس ہے تو اس پانی سے وضو نہین جائز ہے ورنہ جائز ہے اگر ایک شخص نے پانی کے
طہارت کی دوسرے نے نجاست کی خبر دی اگر دونون عادل ہین تو ظن غالب پر عمل کرے چاہیے دونون
آزاد ہون یا ایک آزاد اور دوسرا غلام اگر دو غلام نے نجاست کی اور ایک آزاد نے طہارت کی خبر دی
تو لائق نہین کہ وضو کرے اگر دو آزاد ثقہ نے طہارت کی اور دو غلام ثقہ نے نجاست کی خبر دی
تو آزاد کا قول اختیار کرے اور اگر خبر دی لڑکے یا معتوہ یا کافر نے نجاست کی اور ظن غالب اوسکے
صدق کا ہے تو اس پانیکو پہینکدے اور اور پانی سے وضو کرے اگر پاوے اور اگر اور پانی نہ پاوے تو
تیمم کرے اور اگر ظن غالب اوسکے کذب کا ہے تو اوسی پانی سے وضو کرے اگر دونون صورتون مین یعنی
صدق و کذب مین وضو کریگا کافی ہے مسئلہ مشکے کے پانی سے وضو کیا اور اوسکی نجاست کا یقین نہین
ہے تو وضو جائز ہے مسئلہ جو پانی بلی سے بہاگا اور پانی کے کاسے پر گذرا شمس الائمہ حلوائی نے کہا ہے کہ اگر
بلی نے زخمی کر دیا ہے تو کاسہ نجس ہے ورنہ نہین مسئلہ خشکی کا سانپ برتن مین مر گیا اگر اوسکے خون
سائل ہے تو پانیکو فاسد کریگا یہ ابی یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک ہے لیکن ابی حنیفہ و محمد رحمہما اللہ کے نزدیک
نجس نہ کریگا مسئلہ مشکے مین موزے یا جوتیکا ٹکڑا گرا نجس نہ کریگا جبتک اوسکی نجاست کا یقین نہو
مسئلہ ایک شخص کے یہان تین مشکے ہین ایک مین گہی دوسرے مین شیرا تیسرے مین سرکا اوس شخص نے
ہر ایک سے ہر چیز نکال کے طشت مین رکہے پہر اوسمین چوہا مرا پایا تو اوسکے دریافت کی یہ صورت ہی کہ اوس
چوہے کا پیٹ چاک کرین گے اگر اوسکے پیٹ سے گہی نکلا تو گہی کا مشکا نجس ہے اگر سرکا نکلا تو سرکیکا مشکا
نجس ہے اگر شیرا نکلا تو شیریکا مشکا نجس ہے اگر کچھ نہ نکلا تو بلی کے آگے رکہین گے اگر بلی نے اوس چوہیکو کہایا
تو گہی اور شیریکا مشکا نجس ہے اور اگر نہ کہایا تو سرکیکا مشکا نجس ہے اسواسطیکہ بلی گہی اور شیریکو کہاتی ہے اور
سرکے کو نہین کہاتی ہے مسئلہ چوہا جمے ہوے گہی مین گر کے مر گیا تو چوہا اور اوسکے گرد کا گہی نکال ڈالین
گے پاک ہوگا اگر پگہلے ہوے گہی مین نجاست پہونچی یا چوہا مر گیا چوہا نکال ڈالین گے اور اوسکو چراغ وغیرہ
مین جلا ڈالین گے اور بعض نے لکہا ہے کہ اوسکو اسطرح پاک کرین گے کہ اوس گہی کو ایک برتن مین
رکہکے اسقدر پانی ڈالین گے کہ گہی پانیکے اوپر آجاوے پہر پانی پہینکدین گے اسی طرح تین مرتبہ دہوئین گے
گہی پاک ہوگا مسئلہ شیرہ مین چوہا مر گیا چوہیکو نکال ڈالین گے اور اوس شیرے کو ایک برتن مین
رکہکے پانی ڈال کے اسقدر پکا دین گے کہ سب پانی جلجاوے جسقدر شیرا تہا رہجاوے اسی طرح تین مرتبہ
پکا دین گے پاک ہوگا مسئلہ شہد نجس ہوگیا تو اسی طرح تین بار پانی ڈال کے پکا دین گے پاک ہوگا
چاہیے اوسمین نجاست ذی جرم ہو یا نہین یا رنگ آگیا ہو یا نہ آیا ہو مسئلہ جو پانی کہ سبیلون پر

رکھا رہتا ہے اوس سے وضو کرنا مکروہ ہے اسواسطیکہ پینے کو رکھا ہے نہ وضو کرنیکو مسئلہ جنگل مین مٹکا پانی کا رکھا ہے
جائز ہے کہ تیمم کرے اور اوس سے وضو نکرے اسلیے کہ وضو کیواسطے نہین رکھا ہے بلکہ پینے کو رکھا ہے اور یہ کہنا
اس نوع کی اباحت پر دال ہے تو اوسکا استعمال غیر مین نکرے ہان جب بہت پانی ہو تو دلالت کرتا ہے کہ پینے
اور وضو دونون کے لیے رکھا ہے تو وہین بیٹھ کے وضو کرے اور وضو کیواسطے یہ پانی بہر نہ لے جائے
پینے کو بہر لیجائے مسئلہ پانی مغصوب سے وضو کیا جائز ہے اور مکروہ مسئلہ پانی پینے کو مسجد یا راہ مین
رکھا ہے اوس سے وضو نکرے مسئلہ بلی نے برتن یا کپڑے پر پیشاب کردیا نجس کریگا اسی طرح چوہیکا پیشاب ابو
ابو جعفر رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ برتن کو نجس کریگا نہ کپڑیکو اور پیشاب اور بیٹ چمگادڑ کی نجس نہین کرتی ہے
مسئلہ نئی صراحی مین شراب رکھی پھر اوسکو خالی کیا جبتک اوسمین رنگ یا بو یا مزا باقی ہے بالاجماع وہ
صراحی نجس ہے اور اگر بو اور مزا اور رنگ جاتا رہا تو تین بار دہونے سے ابی یوسف و ابی حنیفہ رحمہما اللہ کے
قول پر پاک ہوگی اور محمد رحمہ اللہ کے قول پر پاک نہوگی مسئلہ اگر کوزہ مین پانی پیکے شراب رکھی پھر خالی
کیا جبتک بو اور مزا اور رنگ باقی ہے بالاجماع نجس ہے اور اگر یہ سب جاتا رہا تو دہونے سے بالاتفاق
پاک ہے مسئلہ حاکم شہید نے ابی یوسف رحمہ اللہ سے ذکر کیا ہے کہ تھوک یا بلغم یا رینٹ اگر وضو کرنیوالے کے
برتن مین گر پڑے وضو جائز ہے اور مکروہ مسئلہ بلی نے کسی برتن مین کہایا اور اوسکے منہ سے اوس مین
کچہ گرا تو اوسکا کہانا مکروہ ہے مسئلہ مشکے مین بلی گری اور اوسی وقت زندہ نکلی اور کسی نے اس پانی سے
وضو کیا جائز ہے مسئلہ درندہ وحوش پانی پر گذرا اور یقین ہوا کہ اوسنے پانی پیا تو نجس ہے ورنہ پاک ہے
بیسوان چشمہ حمام کے حوض کے حکم مین مسئلہ حمام مین جانا مشروع ہے مرد اور عورت سب کے
واسطے اور بعض نے اسکے خلاف کہا ہے اور مروی ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم حمام مین تشریف
لے گئے اور صفائی لی اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ حمص کے حمام مین داخل ہوے لیکن حمام مین
اوسوقت جانا مباح ہے جب کوئی شخص اوسمین ننگا نہو مسئلہ حمام کے حوض کا پانی سبکے نزدیک طاہر
ہے جبتک یقین نہو کہ اسمین نجاست گرے مسئلہ کسی نے اپنا ہاتھ نجس حوض مین ڈالا اگر حوض کا پانی ٹھہرا
کہ نہ اوسمین سے پانی آتا ہے نہ لوگ اپنے کاسے ڈبوتے ہین نجس ہوگا حوض کا پانی اور اگر لوگ اپنے
کاسے ڈبوتے ہین لیکن نلّے سے پانی نہین آتا ہے یا نلّے سے پانی آتا ہے اور لوگ اپنے کاسے نہین ڈبوتے
ہین اسمین اختلاف ہے اکثر اسطرف ہین کہ حوض کا پانی نجس ہے اسپر فتوی ہے اور اگر لوگ اپنے کاسے پیہم ڈبوتے
ہین اور نلّہ سے بھی پانی آتا ہے اسمین بھی اختلاف ہے لیکن اکثر اسطرف ہین کہ نجس نہین ہے اسی پر
فتوی ہے مسئلہ جو شخص کہ حمام مین گیا اوسکو چاہیے کہ اتنا ٹھہرے کہ اچھی طرح نہالے اور پانی بہائے

بے اسراف **مسئلہ** حمام کا حوض نجس ہوا اور اوسمین پانی داخل ہوا طاہر نہوگا جبتک نہ نکل جاوے جسقدر
اوسمین پانی ہے تین بار اور بعض نے کہا کہ جسقدر پانی ہے اگر ایک بار نکل گیا طاہر ہوگا واسطے غلبہ پانی جاری
کے اور اول اولی ہے **مسئلہ** حمام کا حوض نجس ہوگیا اوسمین سے کسی نے اپنے کاسے مین پانی لیکے منبع
کے نیچے رکھدیا منبع کا پانی داخل ہوا اور کاسے کا پانی بہا اگر اوس سے وضو کیا جائز نہین ہے اور بعض
متاخرین نے کہا ہے کہ جسقدر پانی کاسے مین ہے اگر اوس سے زیادہ نکلگیا وضو جائز ہے یہ بات اوس وقت
ہے جب منبع سے کچھ پانی نکلا اور جاری ہوا اور اوسمین کوئی اثر آثار ثلثہ مذکورہ سے باقی نرہا اور اگر کوئی اثر
آثار مذکورہ یعنی مزہ یا رنگ یا بو سے باقی رہا طاہر نہوگا اگرچہ بہت نکل گیا ہو **مسئلہ** ایک شخص حمام مین گیا
اور غسل کیا اور باہر نکلا بے پیر دہوے کچھ مضائقہ نہین واسطے ضرورت کے اور نماز جائز ہے اسی پر فتوی
ہے اور بعض کتاب مین دوسری روایت ہے کہ لازم ہے اوسکو دونون پیر دہونا ہر حال مین چاہیے یقین
ہو کہ اوسمین جنب ہے یا نہین **مسئلہ** کسی نے حمام مین پیشاب کیا پھر اوسمین وضو کیا اسمین اختلاف
ہے لیکن ظہیر الدین رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ اگر اسقدر پانی زمین پر گرا کہ قلب مطمئن ہوا کہ پیشاب بہگیا تو طاہر
ہے **مسئلہ** جلبے طہارت مین پیشاب کرنا مکروہ ہے اور سبب مفلسی کا ہوتا ہے **مسئلہ** جو پانی کہ حمام کی
زمین پر بہتا ہے اصح روایت ابی حنیفۃ و ابی یوسف رحمہما اللہ مین ہے کہ یہ پانی طاہر ہے جبتک یقین نہو کہ
اسمین جنب ہے **خاتمہ** مسائل متفرقہ کے بیان مین **مسئلہ** بخارات جو حمام کے دیوار اور چھت سے
بسبب آگ گرم ہونیکے ٹپکتے ہین اگر کپڑے پر ٹپکے تو نجس کرین گے بعض کے نزدیک اور مختار یہ ہے کہ نجس نکرینگے
اگرچہ ناپاکی جلائی گئی ہو یا اصطبل مین لید وغیرہ جلائی گئی اور اوسکی چھت مین برتن لٹکا ہے اس آگ
جلنے سے اوسمین سے قطرہ بخارات کے ٹپکنے لگے قیاساً نجس ہین اور استحساناً نجس نہین ہین اور مسائل
اسمین یہ ہے کہ اگر کسی جگہ نجاست جلائی جاوے اور اوس مکان اور دیوار وغیرہ سے بسبب اسکی گرمی کے
بخارات ٹپکے اگر اسمین اثر نجاست کا ہے نجس کرین گے ورنہ نہین **مسئلہ** بکری کا بچہ پیدا ہوتے ہی پانی مین
گرا اور مرغی کا بیضہ نکلتے ہی پانی یا شوربے مین گرا فاسد نہ کریگا **مسئلہ** دودہ گہی کا پانیکو فاسد کریگا پھر بھی
فاسد نکریگا جبتک بہت نہ ہو **مسئلہ** ہڈی اور پشم اور بال اور پٹھا اور سینگ اور سم اور کُھر اور چمڑا خشک
اور گوشت مرے کے چیزونکا خشک اور ہاتھی دانت جب یہ سب چیزین خشک ہون اور اسپر چربی نہو
اگر پانی مین گرین فاسد نکرین گے اور ان سب سے نفع لینا مباح ہے ابی حنیفۃ و ابی یوسف رحمہما اللہ
کے قول پر **مسئلہ** سور کے بال اگر پانی مین گرے فاسد کرین گے اسلیے کہ نجس العین ہے اسی طرح سور کے
سب اجزا نجس ہین **مسئلہ** نافہ مشک کا طاہر ہے بالاتفاق **مسئلہ** چربی درندون وحوش کی بعد

ذبح کرے اگر پانی مین گری ابو جعفر رحمہ اللہ نے کہا ہی پانی کو فاسد کریگی یہی مختار ہی مسئلہ کتے نے انسان کا جسم یا کپڑا غصہ مین پکڑا نجس ہوگا
اسواسطے کہ غصہ مین دانت ڈکمر پکڑتا ہی اور دہن تر نہین ہوتی ہی اور اگر کھیل مین پکڑا تو نجس کریگا اسلیے کہ کھیل مین دانت اور ہونٹھ دونون
سے پکڑتا ہی اور ہونٹھ مین تری ہوتی ہی اور بعض نے کہا ہی جبتک تری نہ دیکھے کپڑا اور جسم نجس نہوگا اگرچہ کتے نے غصے یا کھیل مین پکڑا ہو یہی
مختار ہی مسئلہ نجس مٹی پانی مین ملی یا پانی نجس مٹی مین ملا نجس کریگی واسطے ترجیح نجاست کے احتیاطاً یہی مختار
ہی مسئلہ کنوین مین پرانا موزہ یا جوتا یا چمڑے کی سپر جس سے لڑکے کھیلتے ہین گری اگر وسی پر نجاست کا تعین ہے
تو کنوان نجس ہوگا ورنہ نہین مسئلہ امام حلوانی رحمہ اللہ نے کہا کہ جو کیڑے کہ نجاست سے پیدا ہوتے ہین نجس
نہین ہین اور اسی کلیہ سے استثنا کیا کہ جو کیڑے پاخانہ یا پیشاب کے مقام سے نکلتے ہین وہ نجس ہین اگرچہ اون مین خون سائل
نہین ہی لیکن فقیہ ابو جعفر رحمہ اللہ نے غریب روایت مین ذکر کیا ہی کہ وہ طاہر ہین مسئلہ لکڑی نجاست بھری آگ [illegible]
جلایا گیا راکھ ہوگیا وہ راکھ تھوڑے پانی مین گری فاسد کریگی اسیطرح اگر گدھا کان نمک مین گرا اور نمک ہوگیا یہ نمک کھایا جایگا
یہ سب ابی یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک ہی اسواسطے کہ اجزا اسکے نجس ہین تو باقی رہی نجاست من وجہ اب نجاست سے احتیاطاً
بچنا چاہیے اور محمد رحمہ اللہ کے نزدیک طاہر ہی نمک کھایا جائیگا اور راکھ اگر تھوڑے پانی مین گری فاسد نکریگی مثل شراب کے
جب سرکا ہو جاسے اسی پر فتوی ہی خاتمہ کتاب حمد پروردگار دریای ناپیدا کنار ہی بڑے بڑے تیراک ہاتھ پاؤن
مار کر تھکے نہ تھاہ ملی نہ ساحل تک پہونچے گو اپنے اپنے ظرف کے موافق بھر لیا اپنے زعم مین احاطہ کر لیا مگر جب غور کیا معرفت
قصور ہو کے خیال باطل لیے دور ہوئی ما عرفناک حق معرفتک کے سوا چارا نہوا دم مارنیکا یارا نہوا مگر حبل دین قویم بحر رسالت
کی پناہ لی کنارہ دیکھا کعبہ مقصود کی راہ لی اون ناخدای زورق ہدایت نے ورطۂ ہلاکت تلاطم کفر و ضلالت سے بچایا ساحل
نجات تک پہونچایا جاری چشمۂ فیض اسلام ہوا سیراب تشنہ کام ہوا آل اطہار کے لیے کہ تشنگی قلزم طریقت تھے مثل
اہلبیتی کمثل سفینۃ نوح کا حکم آیا اور یاران نبی اختصاص اصحابی کالنجوم کا خطاب پایا جھڑ دین محمدی کو چمکایا محیط معرفت کو
بڑھایا کسی گمراہ کو رباطن نقش ہستی سیل فنا سے مٹایا رائج لیا کسی مغرور کو صولت محمدیہ سے دبکایا اخراج لیا شجرۂ طیبہ آبیاری صحابہ و
تابعین سے سبز و شاداب ہوا سبزۂ خوابیدہ کفر پامال و خراب ہوا چار دانگ عالم مین اسلام کا رواج ہوا سارے جہان مین محمدی راج ہوا
علیہ افضل التحیات اکمل التسلیمات آمین ثم آمین بعد اسکے پوشیدہ نرہے کہ اندنون شفیق فی اپنی قلزم محبت اعتنان عمان فیض و
احسان محمد عبد الواحد جان نے راقم سے کہا کہ گو مسائل پانی کے کتب فقہ مین مسطور ہین مگر کم استعداد استخراج سے معذور ہین
اور مطلب نکالنے مین غوطے کہاتے ہین طاہر کو مستعمل نجس کو طاہر بتاتے ہین مناسب ہے کہ ایک رسالہ اردو مین تحریر ہو
فقہا کی بی کم و کاست تقریر ہو طاہر و نجس کی کیفیت کھل جای اہل خرد کی میزان نظر مین تل جای یہ ایمای شفیق
کن کی روش کشتی طبع کا رہبر ہوا خامۂ مولف کا اس بحر بیکران پر گذر ہوا بادبان قصد کے مستول پر ہمت کی پال
چڑھائی باد مراد فکر معین ہوئی سمت مقصود کی راہ پائی آئی بفضل و اور یہ حال اس آغاز کا بخیر انجام ہو لوازمات

صحیح لکھنے میں بڑا اہتمام ہوا القین ہے اس یوسف حال کی ہر شخص کو چاہ ہو سزیز دلدا خاطر خواہ ہوا امید ناظرین کرام سے یہ ہے کہ غلطی کو بنائیں جہان خطا پائیں دامن عطا سے چھپائیں اور جو فائدہ اوٹھائیں

شاد ہون راقم و آمر دعاے خیر سے یاد ہون فقط

خاتمۃ الطبع بعد حمد و نعت کے آشنایان بحر علوم پر ظاہر ہو کہ اندنون رسالہ نادرہ و عجالہ نافعہ یانی طاہر و نجس کے بیان مین مسمی بہ **چشمہ فیض** تالیف منبع علم و ہنر آشنای قلزم حدیث و خبر فضیلت مآب کمالات اکتساب مقبول درگاہ احد جناب مولوی **علی محمد** سلمہ اللہ الصمد جنکا فیض ہدایت عام ہے ارشاد و مواعظ سے مستفیض کردہ انام ہے خلف رشید اکمل الکملا افضل الفضلا ناخدای زورق فرزع و اصول غواص محیط معقول و منقول ہادی دین مبین خضر طریق صدق و یقین مولانا **محمد معین** اسکنہ اللہ فی اعلی علیین باہتمام ہیچمدان امیدوار فضل یزدان محمد عبد الواحد خلف محمد مصطفی خان اسکنہ اللہ فی الجنان بار دوم مطبع مصطفائی واقع محلہ محمود نگر مین بماہ ذی الحجہ سنہ ۱۲۸۶ ہجری کو حلیہ طبع سے آراستہ ہوا

نظم خمیسہ تاریخ انطباع چشمہ فیض از نتایج افکار سید مقصود عالم رضوی المتخلص حسب ... ذات الہام

زہی منشی بحر علم و کمال	کلامش معنا چو آب زلال	علی محمد چو سانم رسم	درنام نامی کلف اور رقم
رہ فیضش شدہ بہرہ منبع تمام	جو سبزہ [illegible] از وصل روح	بتفسیر سد بحر جاری نمود	رستخل حدیث آبیاری نمود
شدہ ابر غوربن چو سایہ فگن	سوے فصل جاہ آمدہ تازہ	اگرچہ بایں مسئلہ سخت	شدہ زیبندہ فکر او سخت
بفکرش کہ بہر چنا تاب گشت	دل تنگ انگر میثر آب گشت	ز سرعت کہ شد شیخ گلشن جان	شدہ خسرو الیاس ازان حسنت خوان
ز جاہ معانی سپے مستقلہ	برآمد چہ یوسف مسکہ	بر آنکس کہ غواص این چشمہ	دو صد خضر الیاس [illegible]
کجا خامہ و نسخہ جان فزا	بکوزہ حباب درہم بحر را	ز قطرہ کجا وصف دریا شود	کجا ذرہ خورشید سیما شود
درین رہ مدد جا علم شد خضر	سپے سال سائل الم شد خضر	بمقصد [illegible]	بگو منبع خیر جاری [illegible]

التمنا مسه

دامن فکرم کہ بودہ تہی [illegible]	رخت سوے آب حیوان [illegible]	گشت [illegible] وزبان تحریر چون [illegible]	بارہا ور سید نظم [illegible]
بہر سال چشمہ فیضے کہ [illegible]	فکر خود [illegible] واقف خوشی [illegible]	پیر کنعان [illegible] تاریخ [illegible]	از پئے [illegible]
بزدہ لفظ [illegible] تاریخ [illegible]			یوسف عمری [illegible]

تاریخ طبع عیسوی از نتایج طبع شیخ محمد جان صاحب متخلص بہ شاد

کتابی در طہارت طبع گردید	نظیر چاہ حیوان چشمہ فیض	سنیں عیسوی شد عیسوی سالی	بود جاری ہمیشہ [illegible]

تاریخ انطباع ناظم بے ہمتا مولوی محمد فصیح الدین صاحب ... لہو فا

چو کرد حسم این نسخہ دوبارہ	شیعقم عبد الواحد خوش [illegible]	وفا الہم بر اسال [illegible]	کتاب لاجواب در [illegible]

فجاء اللصوص ورموا الیّ بالبندقة
پس آمدند غارتگران وگذاشتند بسوی من تفنگ را
فتفلتت منّی ووقانی الله الی ما رأیت
پس بجست از من و محفوظ ماندم پس و تنبیه کردم
اهل کلیانه قد تعوّدوا الاسراف
صاحبان کلیانه را که باز گشتند در فضول خرچی
والتبذیر ورأیت فیهم ایضا بدعات
وپراگنده کردن مال و دیدم درمیان ایشان نیز بدعات را
ابتدعوها فأمرتهم بترکها فترکت
که نو پیدا نموده اند در دین آنها را و مرتکب آنها شده بودند پس
اعظتهم بالقرآن والحدیث اعظ
که پند دهم آنها را بالقرآن و حدیث و نصیحت دادم
غیرهم فی البلاد والقری حتی عظت
سوای آنها را در شهرها و دیهها تا آنکه پند دادم
اهل مندسور فی مصلاهم یوم العید
مسلمانان مندسور را در عیدگاه روز عید
وکانوا زهاء ثمانیة آلاف وکان
وبود جماعت آنها قریب هشت هزار و بود
ذلک من سنة ۱۸۷۳ الی سنة ۱۸۹۶ ثم کان

کہ ڈاکوؤں نے بندوق چلائی گولی
نہ لگی سنہ ۱۸۶۳ سے سنہ ۱۸۹۶ تک
کلیانہ کی بہت سے فضول خرچیاں
اور بدعتیں وعظ و نصیحت سے
موقوف کرنے کے علاوہ کئی
شہروں اور گاؤں میں وعظ کہتا
پھرتا رہا منجملہ اون کے مندسور
کی عیدگاہ میں عید کے دن
مجمع کثیر آٹھ ہزار مسلمانوں میں
وعظ کہا

اب در سنه ۱۲۳۳ تا سنه ۱۲۶۰ بود باشد

دُخُوْلِي بَلْدَةَ اُوْدِي پُوْر سَنَةَ ۱۲۶۰ ھ

در آمدن شہر اودے پور سنه ۱۲۶۰ ھ

وَقَدْ كَسَعَنِي هُنَاكَ حَنَش اَسْوَد فِي

مرا نیش گزید مار آسمانی سیاه در

رِجْلِي فَمَا عُوْفِيْتُ مِنْ ذَالِكَ اِلَّا بِفَضْلِهِ

پاے من پس نه شفا یافتم از ان مگر بفضل خدا

تَعَالَى بَعْدَ مَا قَاسَيْتُ شَدَائِدَ مُوْلِمَةً

بعد سختی های دردناک

ثُمَّ عُيِّنْتُ رَأْسَ الْمُدَرِّسِيْنَ فِي تَعْلِيْمِ الْعَرَبِيَّةِ

باز مقرر شدم مدرس اول در آموختن عربی

وَالْفَارِسِيَّةِ فِي الْمَدْرَسَةِ مَهَارَانَا وَالِي

و فارسی در مدرسه مهارانا و میر

وُصِّيَ اِلَيَّ اَمْرُ مِسَاحَةِ الْاَرْضِ تَحْدِيْدِهَا

ملپر کرده شد بسوی من کار پیمایش زمین حدبست آن

فِي قُرَى گِرْوَه تَوَفِّيْ سَنَةَ ع

در دہات گروه بار در سنه ۱۲۶۹ ھ

شَرَعَ مَهَارَانَا سَنبُوسِنْگه فِي تَعَلُّمِ

آغاز کرد مهارانا سنبوسنگه در آموختن

سنه ۱۲۶۰ میں اودے پور میں آیا

کالے ناگ نے پاؤں میں

کاٹا علاج سے غایت درجہ

تکلیف پانے کے بعد

بفضل خدا تعالی شفا پائی

سنه ۱۲۶۷ میں مدرس اول

عربی اور فارسی کا

مہارانا سکول میں مقرر ہوا

پھر مہتمم حدبست پرگنہ گروہ

تحصیل حضوری کیا گیا سنه ۱۲۶۹ ھ

میں مہارانا سری شنبوسنگه

جی مجھ سے فارسی اور اردو پڑھنے

لگے۔

باشندگان کوہستان از قوم بہیل با نجہ رسید آنہا را از ظلم

حکامہم وعمالہم الی الملک الموصوف

حاکمان و عاملان آن بسوی مہاراجہ موصوف

امرنی بالتفقد الی مساکنہم لانظر

امر کرد مرا بہ تفقد بسوی آبادی آنہا تا ببینم

فی شکایتہم والتفحص عن آثار الحکام

در شکایات آنہا و جستجو کنم از کار حاکمان

تقصدت الیہم فکان مدۃ ما ربع

پس آہنگ کردم بسوی آنہا پس بود مقدار آنچہ چہار حصہ گردد

الی من الثالث ثلاثۃ الاف

سوای از سنہا زیادہ از سہ ہزار

قیمۃ وکان مقدار ما ثبت علی الحکام

مثل و بود اندازہ آنچہ ثابت شد بر حاکمان

مما غصبوا من مال البلد ولہ ثلاث

از آنچہ غصب کردند از مال سرکار سہ لک

مائۃ الف وخمسین الفاً کان

و پنجاہ ہزار و بود

انعانتہم العسکریۃ الصالحین

اعانت لشکر ما سرداران کہ

دوسرے افسرون پر
نالشی ہونے سے اعلٰی
اختیارات کے ساتھ
تحقیقات غبن اضلاع گڑھ
کے دیہات مین جاکر کی جنگلی
تین ہزار مناؤن کی ترتیب
۳۵۰۰۰۰
سے ساڑھے تین لاکھ
روپیون کا غبن حاکمون اور عاملون
کی نسبت ثابت ہوا
سنہ ۱۸۴۸ء مین ولایتیون کی
فوج کے اثنا تحقیقات
غبن مین ایک ولایتی نے
جہیر بندوق چلائی عنایت ایزدی
سے گولی نہ لگی

وَجَعَلْتُ بِيَدِي اُقَدِّمُ نُفُوذَهُمَا يَتَعَلَّقُ بِهَا

سپرنڈنٹ ورد و پرورد اصلاح تعزیر

مِنْ تَوَلِّيهِمَا وَكَانَ لِيَ الْاِخْتِلَافُ

در اطراف آن و بودم حاکم با اعتبار در

اَقْضِيَا الْمَحَاكِمِ بَيْنَهُمْ وَمَعَهُمَا تَوَلَّيْتُ

اجرای مقدمات فوجداری و باوجود این مسلم

اَمْرَ الْفَصْلِ فِي الْمُطَالَبَاتِ وَحَلَّ اِلَيَّ اَمْرُ

شده جج در مقدمات دیوانی و گرامده بر

تَصْفِيَةِ الْبَلْدَةِ وَحِفْظِ الصِّحَّةِ وَاَيْضًا

سپرس کار صفائی شہر و حفظان صحت و نیز

كَانَ الْاِهْتِمَامُ اِلَيَّ فِي سِتَّةٍ وَعِشْرِينَ

بود در ... بست و شش

صِيغَةً مُخْتَلِفَةً مِثْلَ التَّنْوِيرِ وَرَشِّ الْمَاءِ

کارخانہ مختلف مانند روشنی و آب پاشی

فِي الطُّرُقِ وَبِنَاءِ الْكَنِيفِ وَرَفْعِ

در راہ و بنا کردن جاہای رفع حاجت

نَتْنِهَا وَتَعْمِيرِ الْمَسَاكِنِ وَتَرْتِيبِ

و درکار ... آن و تعمیر کردن با ...

اَسْوَارِ السُّوقِ مِثْلَ التَّسْعِيرِ وَتَفَقُّدِ الْاَمْرِ

ڈسٹرکٹ سپرنڈنٹ

پولس ہوا جسمین مجسٹریٹی کے

اختیارات کلی حاصل تھے اور

اسی کام کے ساتھہ

جج مطالبات خفیفہ اور

کمشنر مینو سپلٹی اور

حفظان صحت مقرر ہوا اور

جدید انتظام سے

چہبیس کارخانجات متفرق

مثل شہر کے روشنی اور

چھڑکاؤ اور پولس اور باغات

کی درستی اور بازاروں کی [illegible]

وغیرہ کا کام انجام دیتا رہا

مخاسمة وتعلقت تسقی ثم ان عامة
که مخاصمه کرد و متعلق شد ... رسید
آهل اودی پور سخطوا علی لما احدثت
عام اهل شهر اودی پور ... انتظام ... شد
علیهم هذه البیع والقوانین ارادوا
کردم برایشان کار ... و قاعده ... اراده کردند
ان اعزل عما ولیت علیه فغلقوا
معزول کرده شوم از آنچه حاکم گردانیده شده ام بر آن پس بند کرده
الاسواق وقعدوا عن البیع فیها والشراء
بازارها را ... موقوف ... خرید و فروخت
فما فتحوها الا بعد سبعة ایام لما نبهتهم
پس نکشادند آنها را بعد هفت روز وقتیکه سرزنش کرد ...
عما کانوا علیه من الخطا فی ذلك ثم ان
از خطا که بودند ... در آن ... آشکار
وجه الصواب فیما فعلت لما کانت الغواة
وجه بهتری اسلام ... کرده ... سرکشان
من سکان الجبال اجتمع الالوف منهم
از باشندگان کوه ... جمع ... هزاران ...
فی قلعة ادسی گده ... فیها ...

جسمین اون کی گہاس اور پانی
اور رد و اثر و کا پورا انتظام تھا
ان باتون سے اودی پور کے
لوگ مجھسے ناراض ہوے اور
مجھکو نکالنا چاہا اس لئے ہٹیا کی
خرید فروخت عام طور سے
بند کردی سات ہفتہ دن کے
بعد جب کہ ریزیڈنٹ صاحب
نے تنبیہ کی تب دوکانین کہولین
اور اون کے سمجہانے سے
اپنی خطا پر نادم ہوئے
پہر گروہ کے بہیلون نے
بغاوت کی اوسی سبب
سے ارسی گڈہ کے ہزارون
بہیل جمع ہوکر قلعہ ارسی گڈہ
مین جو سوار پیدل پولس کے
تہے

كيكري الواقعة في جانب الشمال من
كيكري كه واقعست بجانب شمال از
اجمير قطعة اسقطت من الغمام مثل اسطوانة
اجمير هر آينه پاره از ابر مانند اسطوانه
وقعت بغتة على الارض ثم غابت
افتاد ناگهان بر زمين و غائب شد
فقصدت ذالك الموضع فرأيت
پس آهنگ كردم دران موضع و ديدم
آثار ثلثة اقدام مثل قدم الانسان
نشان اي سه قدم مانند قدم آدمي
طول كل قدم يسع مسقط جسد الانسان
درازي هر قدم بوسعت جسم انسان بود
وكان بين كل قدم مسافة ثلثين
و بود درميان هر قدم فاصله سي
فيت انخفضت الارض من شدة
فٹ و شگافته شد زمين از سختي
وقوعها ما علمت وجهها وفي سنة ١٨٦ع
افتادن او و ندانستم سبب آنرا و در سنه ١٨٦
عينت طبيبا في رياسة اسين المتعلقة

كيكڑي ضلع اجمير كے شمال
مين دو كوس كي دوري پر سه پہر
كو پاره ابر زمين تك ستون
كي مانند دفعةً كهڑي ہوكر
غائب ہو جانے كا
مين نے اور سبہون نے
ديكها جہان مين نشان
قدم آدمي كے نہايت بڑے
جنمين آدمي سما جاوے
تيس فيٹ كے درمياني فاصله
سے نظر آئے قدم كے
دباؤ سے زمين مين دراڑين
پڑ گئي تہين جسكي وجہ
مجكو معلوم نہوئي
سنہ ١٨٦ع مقام اسيند مين
بعہده طبابت حكيم مقرر ہوا

مفرد سدم طبیب در ریاست آسین آبه

بِمَمْلَكَةٍ مِّيْوَاڑَ وَصُرِفْتُ اِذَا دَیْ فِيْهَا

ملک میواڑ وگشتم که دواسکیدم در آن

وَفِیْ سَنَةِ ۱۸۶۲ء اِتَّهَمُوْا اِمْرَاَةً بِاَنَّهَا عَيْنٌ

در سنه ۱۸۶۲ء متہم کردند زنے را که بیک آں حاکر

وَاَصَابَتْ رَجُلًا لِعَيْنِهَا وَزَعَمُوْا اَنَّهَا

نقصان رساند مردی را حادوی خود و گمان کردند

اَخَذَتْ كَبِدَهٗ مِنْ بَطْنِهٖ فَتَلَفَهٗ

که بیک آں گرفته است جگر او را از شکم او و اراده قتل آں

ثُمَّ اَنَا دَعَاقَبْلَهَا فَمَنَعْتُ عَنْ ذَالِكَ

کردند پس باز داشتم از یں

ثُمَّ كَشَفْتُ بَطْنَ الْمَيِّتِ وَ

پس شگافتم شکم میت را و

اَرَيْتُهُمْ كَبِدَهٗ سَالِمَةً وَنَجَيْتُهَا

وانمودم آنها را جگر او سالم و خلاصی دادم او را

مِنَ الْقَتْلِ وَكُنْتُ فِیْ تَوْبَةٍ حَبَسْتُهٗ

از کشتن ۔ و بودم در ۔۔ مسودہ

اَلْمُتَعَلِّقَةِ بِاَجِيْرٍ رَاقِدًا عَلٰى دُكَّانٍ

متعلقہ باجیر خوابیدہ بر دوکان

سنہ ۱۸۶۲ جو ایک آدمی کے مرجانے پر ایک عورت کو کلیجہ کہا جانی کی علت ڈائکن قرار دیکر لوگون نے مار ڈالنا چاہا مینے روک کر شکم میت چیر کا جگر دکہا دیا اور اوس عورت کو مار ڈالنے سے بچائی مسودہ متعلق اجمیر کی دوکان مین رات کو سوتا تہا